کتابچہ
نمبر 13

عظمتِ سادات

فضائل سیدہ کائنات حضرت بی بی فاطمہ زہرا علیہا

الاربعین

اَلدُّرَّةُ البَیضَاء

فی مناقب

فَاطِمَةُ الزَّهرَاء سلام اللہ علیہا

مصنف ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مُرتّب :آغا سید محمد شاہ چشتی

نظر ثانی : مفتی سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب دامت برکاتہ

پیشکش : سید الطاف حسین شاہ چشتی دوپاسی

(چیر مین تحریک اتحاد بین السادات پاکستان)

https://www.youtube.com/@Haq.Dopasi

haq.dopasi.786@gmail.com

Contact No 0301-2115588
0311-2115588

تحریکِ اتحاد بین السادات پاکستان

مُقدمه

جدّہ سادات وسیدہ کائنات خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حوالے سے کتاب "الاربعین الدرۃ البیضاء فی مناقب فاطمۃ الزھرا سلام اللہ علیہا" پیش خدمت ہے۔ جسے محقق عصر محترم قبلہ مولانا ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے تالیف کیا ہے۔

اس کتاب میں بی بی پاکؑ کے حوالے سے چالیس موضوعات بنائے گئے ہیں، جس میں آنحضرت ﷺ سے مروی ایک سو چار احادیث کا انتخاب کیا ہے۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ ہر موضوع سے متعلق حدیث کے مستند حوالے پیش کیے گئے ہیں۔ اہلبیت علیہ السلام کے حوالے سے قرآن وسنت میں ہزاروں فضائل ومناقب بیان ہوئے ہیں۔ انھیں آنحضرت ﷺ نے اپنے دین کی بنیاد قرار دیا ہے۔ یہ امت کے رہبر ورہنما ہیں۔ یہ اور قرآن آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ ان کا اور قرآن کا باہمی ربط تا قیامِ قیامت قائم رہے گا۔ امت پر فرض ہے کہ گمراہی سے بچنے کے لیے اہلبیت علیہ السلام کے دامن کو تھام لیں۔

ہم سادات کی بنیاد اور پہچان اماں بی بی پاک فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ذاتِ اقدس ہے۔ آج معاشرے میں ہماری جو خصوصی حیثیت، عزت، توقیر، احترام، محبت ومودت پائی جاتی ہے یہ سب آپ سلام اللہ علیہا کی نسبت کی بدولت ہے۔ ہمیں اسلامی دنیا میں رحمت خیر وبرکت کا باعث سمجھا جاتا ہے ہمیں لوگ سید وسردار کہتے ہیں۔ ہمارے لیے نمایاں مقام رکھا جاتا ہے۔ ہمیں مستجاب الدعا اور باعث شفاء سمجھا جاتا ہے۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑھتا ہے کہ سادات اپنی جڑ اور بنیاد سے واقف نہیں۔ علمی وشعوری پسماندگی کا شکار ہیں۔ زیادہ تر سادات اُس چودہ سو سالہ تاریخ میں ظالم سلاطین کے کیے گئے پروپیگنڈے کا شکار دکھائی دیتے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ مستند ذرائع سے آنحضرت ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں اہلبیت علیہ السلام کے ہر فرد کے انفرادی بھی اور اہلبیت علیہ السلام کے مجموعی فضائل ومناقب بیان کریں۔ تاکہ لوگوں میں اہلبیت علیہ السلام کے حوالے سے حقیقی شعور اور معرفت پیدا ہو سکے۔ اِس حوالے سے ہم کتاب سے استفادہ کرنے کے حوالے سے ادارہ منہاج القرآن پبلیکشنز کے بھی تہے دل سے شکر گزار ہیں۔

انشاءاللہ یہ کاوش ہماری دنیا وآخرت میں خیر وبرکت وسعادت کا باعث ہو گی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں علامہ اقبالؒ کا منظوم نذرانہ عقیدت

مریم از یک نسبت عیسیٰؑ عزیز
از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز
نور چشم رحمۃ للعالمین
آں امام اولین و آخرین
بانوی آں تاج دار ھَلۡ اَتیٰ
مرتضیٰ مشکل کشا شیر خدا
مادر آن مرکز پرکار عشق
مادر آن کاروان سالار عشق
نور نوائے زندگی سوز از حسین
اہل حق حریت آموز از حسین

مزرع تسلیم را حاصل بتول
مادراں را اسوہ کامل بتول
آن ادب پروردہ صبر و رضا
آسیا گردان و لب قرآن سرا
اشک او بر چید جبریل از زمین
ہمچو شبنم ریخت بر عرش بریں
رشتہ آئین حق زنجیر پاست
پاس فرمان جناب مصطفیٰؐ است
ورنہ گرد تربتش گردیدمی
سجدہ ہا بر خاک او پاشیدمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل: ۱

آل فاطمة سلام الله عليها أهل البيت

سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کا گھرانہ اہل بیت ہے

حدیث ۱

عن أنس بن مالك: أن رسول الله م كان يَمُرُّ بباب فاطمة ستة أشهر إذا خرج إلى صلاة الفجر، يقول الصلاة يا أهل البيت: إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تطهيرا

ترجمہ: حضرت انس بن مالک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ چھ (٦) ماہ تک حضور نبی اکرم کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اے اہلِ بیت! نماز قائم کرو۔ (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے) "اے اہلِ بیت! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک وصاف کر دے۔"

حوالہ جات:

۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۲، رقم: ۳۲۰۶
۲۔ احمد بن مقبل، المسند، ۳، ۲۵۹، ۲۸۵

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ٦١ ٧، رقم: ۱۳۴۰، ۱۳۴۱

۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ٦: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۷۲
۵۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳٦۰، رقم: ۲۹۵۳

٦۔ عبد بن حمید، المسند: ۳٦٧، رقم: ۱۲۲۳
٧۔ حاکم، المستدرک ۳: ۱٧۲، رقم: ۴٧۴۸

۸۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵٦، رقم: ۲٦٧۱
۹۔ بخاری نے 'الکنیٰ (ص: ۲۵، رقم: ۲۰۵) میں ابوالحمراء سے حدیث روایت کی ہے، جس میں آپؐ کے اس عمل کی مدت نو (۹) ماہ بیان کی گئی ہے۔

۱۰۔ عبد بن حمید نے المسند (ص: ۱٧۳، رقم: ۴٧۵) میں امام بخاری کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے۔

۱۱۔ ابن حیان نے طبقات المحدثین باصبہانن (۴: ۱۴۸) میں حضرت ابوسعید خدری سے مروی اس روایت میں آٹھ ماہ کا ذکر کیا ہے۔

۱۲۔ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۱۳۲۱۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۲: ۱۳۴

۱۴مزی، تہذیب الکمال، ۵، ۳۵، ۲۵۰، ۲۵۱ ۱۵۔ابن کثیر تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۳

۱۶۔ سیوطی نے الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۵ : ۶۱۳) میں حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت کی ہے۔

۱۷۔ سیوطی نے الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (۲: ۲۰۷) میں حضرت ابو الحمراء سے روایت کی ہے۔

۱۸ - شوکانی، فتح القدیر ۲: ۲۸۰

حدیث ۲

عن أبی سعید الخدری له فی قوله: (إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ) قال نُزِلَتُ فی خمسةٍ: فی رسولِ الله، وعلی وفاطمة والحسن والحسين۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ نے اللہ تعالی کے اس ارشاد مبارکہ اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے.... کے بارے میں کہا ہے کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں..."حضور نبی اکرمؐ، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ "کے بارے میں نازل ہوئی۔

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۸۰، رقم: ۳۳۵۲

۲۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۲۳۱، رقم: ۳۴۵۶

۳۔ ابن باحیان طبقات المحدثین باصبہان ۳۰: ۳۸۴

۴۔ خطیب بغدادی تاریخ بغداد، ۱۰: ۲۷۸

۵۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن ۲۲: ۶

فصل: ۲

آل فاطمة سلام الله عليها أهل كساء

سیدہ سلام اللہ علیہا کا گھرانہ ہی اہل کساء ہے

حدیث ۳

عن صفية بنت شيبة قالت قالت عائشة رضی الله عنها: خرج النبی ﷺ غداة وعليه مرط مُرَحَّلٌ من شعر أسود۔ فجاء الحسن بن علی رضی الله عنهما فأدخله، ثم جاء الحسين رضی الله عنه فدخل معه، ثم جاءت فاطمة رضی الله عنها فأدخلها، ثم جاء علی رضی الله عنه، فأدخله، ثم قال:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾

ترجمہ: صفیہ بنت شیبہ روایت کرتی ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرمؐ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے۔

پس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ہم نے انہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسینؓ نے آئے تو آپؐ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپؐ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہ آئے تو آپؐ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی" :اے اہلِ بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے۔"

حوالہ جات:

۱۔ مسلم الصحیح ۴: ۱۸۸۳، رقم: ۲۴۲۴ ۔
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۰، رقم: ۳۶۱۰۲ ۔
۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۷۲، رقم: ۱۱۴۹ ۔
۴۔ ابن راہویہ، المسند، ۳: ۶۷۸، رقم: ۱۲۷۱۔
۵۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۹، رقم: ۴۷۰۵
۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۱۴۹

۷۔ طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن ۲۲: ۶، ۷ ۔
۸۔ بغوی، معالم التنزیل ۳: ۵۲۹

۹۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۵ ۔
۱۰۔ سیوطی الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، ۶: ۶۰۵

حدیث ۴

عن عمر بن أبي سلمة ربيب النبي ﷺ، قال: لما نزلت هذه الآية على النبي ﷺ: (إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) في بيت أم سلمة رضي الله عنها، فدعا فاطمة رضي الله عنها وحسنا رضي الله عنه وحسينا رضي الله عنه فجللهم بكساء، وعلي رضي الله عنه خلف ظهره فجلله بكساء، ثُم قال:

اللهم هؤلاء أهلُ بيتي فأذهِب عنهم الرجس و طَهِّرْهُم تطهيرا۔

ترجمہ: پروردہ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔تب یہ آیت مبارکہ ...اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کردے اور تم کو خوب پاک وصاف کردے نازل ہوئی؛ تو آپؐ نے حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بلایا اور ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی علیہ حضور علیؓ حضورؐ کے پیچھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: الٰہی! یہ میرے اہلِ بیت ہیں، ان سے نجاست دور کر اور ان کو خوب پاک وصاف کردے۔

حوالہ جات:

۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۳۵۱، ۶۶۳، رقم: ۳۲۰۵، ۳۷۸۷ ۲۔ ۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۹۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ ۲: ۵۸۷، رقم: ۹۹۴

۴۔ بیہقی نے 'السنن الکبریٰ (۲: ۱۵۰) میں یہ حدیث ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۵۔ حاکم، المستدرک ۲: ۴۵۱، رقم: ۳۵۵۸ -
۶۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۸، رقم: ۴۷۰۵ ۔

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۴، رقم: ۲۶۶۲۔
۸۔ طبرانی المعجم الکبیر، ۹: ۲۵، رقم: ۸۲۹۵

۹۔ طبرانی، اا المعجم الاوسط، ۴: ۱۳۴، رقم ۳۷۹۹۔
۱۰۔ بیہقی، الاعتقاد ۳۲۷۔

۱۱۔خطیب بغدادی،تاریخ بغداد،۔۹:۱۲۶۔ ۱۲۔خطیب بغدادی، موضع أوہام الجمع والتفریق ۲:۳۱۳

۱۳۔دولابی، الذریۃ الطاہرہ:۱۰۷،۱۰۸ ،رقم:۲۰۱ ۔

۱۴۔ابن اثیر نے اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (۷: ۲۱۸) میں یہ حدیث حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۱۵۔عسقلانی، فتح الباری،۷ : ۱۳۸ ۔ ۱۶۔عسقلانی،الاصابہ فی تمیز الصحابہ،۳: ۴۰۵ ۔

۱۷۔طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن،۲۲: ۷۔ ۱۸۔سیوطی،الدر المنثور فی التفسیر بالماثور،۶ : ۶۰۴

۱۹شوکانی، فتح القدیر،۴:۲۷۹۔

فصل:۳

فاطمة سلام الله عليها سيدة نساء العالمين

سیدہ سلام اللہ علیہا سب جہانوں کی سردار ہیں

حدیث ۵

عن عائشة رضى الله عنها، أن النبى ﷺ قال وهو فى مرضه الذى مات توفى فيه يا فاطمة ألا ترضين أن تكونى سيدة نساء العالمين و سيدة نساء هذه الأمة و سيدة نساء المؤمنين۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس اُمت کی تمام عورتوں اور مؤمنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو!

حوالہ جات:

۱۔حاکم نے المستدرک (۳:۱۷۰، رقم:۴۷۴۰) میں اسے صحیح قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس کی تائید کی ہے۔

۲۔نسائی، السنن الکبریٰ،۴:۲۵۱، رقم:۷۰۷۸ ۔ ۳۔نسائی، السنن الکبریٰ،۵:۱۴۶، رقم: ۸۵۱۷

۴۔ابن سعد الطبقات الکبریٰ،۲: ۲۴۷،۲۴۸۔ ۵۔ابن سعد، الطبقات الکبریٰ،۸:۲۶،۲۷

۶۔ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ،۷: ۲۱۸۔

حدیث ٦

عن عائشة رضی الله عنها قالت: أقبلت فاطمة تمشی کان مِشْیَتها مشی النبی ﷺ، فقال النبی ﷺ: مرحبا بابنتی ثم أجلسها عن یمینه أو عن شماله، ثم أسرّ إلیها حدیثا فبکت، فقلت لها: لم تبکین؟ ثم أسرّ إلیها حدیثا فضحکت فقلت: ما رأیتُ کالیوم فرحا أقرب ،حزن، فسألتها عما قال فقالت ما کنتُ لأفشِیَ سِرَّ رسول الله ﷺ حتی قبض النبی ﷺ، فسألتها، فقالت: أَسَرَّ إلی: إن جبریل کان یُعا رضنی القرآن کل سنة مرة و إنه عارضنی العام مرتین ولا أراه إلا حضر أجلی وإنك أول أهل بیتی لحاقا فبکیتُ، فقال: أما ترضین أن تکونی سیدة نساء أهل الجنة، أو نساء المؤمنین! فضحکت لذلك۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا آئیں اور اُن کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنی لخت جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا، پھر چپکے چپکے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پس میں نے اُن سے پوچھا کہ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے چپکے سے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنھا سے) پوچھا: آپؑ نے کیا فرمایا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو فاش نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے اُن سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: آپ ؐ نے مجھ سے سرگوشی کی کہ جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کریم کا ایک بار دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے، مجھے یقین ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے۔ اس بات نے مجھے رلایا۔ پھر آپؐ نے کہا بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آملو گی۔، پھر آپؐ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو، تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! پس اس بات پر میں ہنس پڑی۔

حوالہ جات:

ا۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، رقم: ۳۴۲۶، ۳۴۲۷ ۔

۲۔ مسلم الصحیح، ۴: ۱۹۰۴، رقم: ۲۴۵۰۔

۳۔احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۸۲۔

حدیث ۷

عن مسروق: حدثتنی عائشة أم المؤمنین رضی الله عنها، قال رسول الله ﷺ: یا فاطمة ألا ترضین أن تکونی سیدة نساء المؤمنین، أو سیدة نساء هذه الأمة

ترجمہ: حضرت مسروق روایت کرتے ہیں کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے: فرمایا: "اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اس اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہو!"

حوالہ جات:

۱۔بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸۔ ۲۔مسلم الصحیح ۴: ۱۹۰۵، رقم: ۲۴۵۰

۳۔نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، رقم: ۲۶۳ ۴۔احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، رقم: ۱۳۴۲

۵۔طیالسی، المسند: ۱۹۲، رقم: ۱۳۷۳۔ ۶۔ابن سعد، الطبقات الکبریٰ ۲: ۲۴۷

۷۔دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۱۰۱، ۱۰۲، رقم: ۱۸۸۔ ۸۔ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء ۲: ۳۹، ۴۰

۹۔ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۲: ۱۳۰

حدیث ۸

عن أبی هریرة رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: إن ملکا من السماء لم یکن زارنی فاستأذن الله فی زیارتی فبشرنی أو أخبرنی أن فاطمة سیدة نساء أمتی۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ فاطمہؓ میری اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہیں۔

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۰۶ ۲۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۱: ۲۳۲، رقم: ۷۲۸

۳۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۲۰۱) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں، سوائے محمد بن مروان ذہلی کے، اُسے ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۴۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۷۔

۵۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۶: ۳۹۱

فصل: ۴

فاطمة سلام الله عليها سيدة نساء أهل الجنة و ابناها سيدا شباب أهل الجنة

سیدہ سلام اللہ علیہ جنتی عورتوں کی اور آپ کے شہزادے جنتی جوانوں کے سردار ہیں

حدیث ۹

عن حذيفة رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: إنّ هذا مَلَكٌ لم ينزل الأرضَ قَطُّ قبلَ هذه الليلةِ استاذنَ رَبّه أن يُسَلِّمَ على ويُبَشِّرنِي بأن فاطمة رضي الله عنها سيدة نساء أهل الجنة و أنّ الحسن رضي الله عنه و الحسين رضي الله عنه سيدا شباب أهل الجنة

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک فرشتہ جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ وہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے: "فاطمہؓ اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور حسنؓ و حسینؓ جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔

حوالہ جات:

۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۶۰، رقم: ۳۷۸۱ ۔ ۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۸۰، ۹۵، رقم: ۸۲۹۸، ۸۳۶۵

۔

۳۔نسائی فضائل الصحابہ:۵۸،۲۷، رقم:۱۹۳،۲۶۰

۴۔احمد بن حنبل،المسند،۵:۳۹۱

۵۔احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ،۲: ۷۸۸، رقم:۱۴۰۶ ۔

۶۔ ابن ابی شیبہ،المصنف،۶: ۳۸۸، رقم:۳۲۲۷۱

۷۔حاکم،المستدرک ۳۰:۱۶۴، رقم:۴۷۲۱،۴۷۲۲

۸۔طبرانی، المعجم الکبیر،۲۲:۴۰۲، رقم:۱۰۰۵

۹بیہقی،الاعتقاد:۳۲۸ ۔

۱۰۔ابو نعیم،حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء۴:۱۹۰

۱۱۔محب طبری،ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربٰی : ۲۲۴۔

۱۲۔ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۳:۱۲۳،۲۵۲

۱۳۔ عسقلانی، فتح الباری،۶:۴۷۱۔

۱۴۔سیوطی،تدریب الراوی ۲: ۲۲۵

۱۵۔سیوطی،الخصائص الکبریٰ ۲: ۱۵۶،۴۶۴

۱۶۔امام بخاری نے الصحیح (۳:۱۳۶۰، کتاب المناقب) میں قرابت رسول ﷺ کے مناقب کا باب باندھتے ہوئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے کہا: وقال النبی ﷺ : فاطمة ؓ سیدة نساء أهل الجنة (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہؓ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں)۔

۱۷۔امام بخاری نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کے حوالے سے یہی عنوان الصحیح (۳:۱۳۷۴) میں دوبارہ باندھا ہے۔

حدیث ۱۰

عن علی بن أبی طالب ؓ أن النبی ﷺ قال لفاطمة رضی الله عنها: ألا ترضین أن تکونی سیدة نساء أهل الجنة وابناك سیدا شباب أهل الجنة

ترجمہ: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر خوشی نہیں کہ تم اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرے دونوں بیٹے جنت کے تمام جوانوں کے۔

حوالہ جات:

۱۔ہیثمی، مجمع الزوائد،۹:۲۰۱

۲۔ بزار،المسند،۳:۱۰۲، رقم:۸۸۵

حدیث ۱۱

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الأرض أربعة خطوط قال تدرون ما هذا ؟ فقالوا: الله و رسوله أعلم فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أفضل نساء أهل الجنة خديجة بنت خويلد، و فاطمة بنت محمد و آسية بنت مزاحم امرأة فرعون و مريم ابنة عمران رضی الله عنهن اجمعين۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار (۴) لکیریں کھینچیں، اور فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے ؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کی تمام عورتوں میں سے افضل ترین (چار) ہیں: خدیجہؓ بنت خویلد، فاطمہؓ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنھن اجمعین۔

حوالہ جات:

۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۹۳، ۳۱۶

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۳، ۹۴، رقم: ۸۳۵۵، ۸۳۶۴

۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۴، ۷۶، رقم: ۲۵۰، ۲۵۹

۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۷۰، رقم: ۷۰۱۰

۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۵۳۹، رقم: ۳۸۳۶

۶۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۴، ۲۰۵، رقم: ۴۷۵۴، ۴۸۵۲

۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۰، ۷۶۱، رقم: ۱۳۳۹

۸۔ ابو یعلی، المسند، ۵: ۱۱۰، رقم: ۲۷۲۲

۹۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۴، رقم: ۲۹۶۲

۱۰۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۲۰۵، رقم: ۵۹۷

۱۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۳۳۶، رقم: ۱۱۹۲۸

۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۷، رقم ۱۰۱۹

۱۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳: ۷، رقم: ۱، ۲

۱۴۔ بیہقی، الاعتقاد: ۳۲۹

۱۵۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۲۱، ۱۸۲۲

۱۶۔ نووی، تہذیب الاسماء واللغات ۲: ۶۰۸

۱۷۔ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء (۲: ۱۲۴) میں اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث قرار دیا ہے۔

۱۸۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۲۲۳) میں کہا ہے کہ اسے احمد، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور ان کی بیان کردہ روایت کے رجال صحیح ہیں۔

۱۹۔ عسقلانی، فتح الباری، ۲: ۴۴۷

۲۰۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ۸: ۵۵

۲۱۔ حسینی البیان والتعریف، ۱: ۱۲۳، رقم: ۳۱۶

۲۲۔ مناوی، فیض القدیر، ۲: ۵۳

۲۳۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن ۴: ۸۳

۲۴۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم ۴: ۳۹۴

حدیث ۱۲

عن صالح قال: قالت عائشة لفاطمة بنت رسول الله ﷺ: ألا أبشرك أني سمعت رسول الله ﷺ يقول: سيدات أهل الجنة أربع مريم بنت عمران و فاطمة رضي الله عنها بنت رسول الله ﷺ سلام و خديجة بنت خويلد رضي الله عنها و آسية امرأة فرعون۔

ترجمہ: حضرت صالحؒ روایت کرتے ہیں کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں! تھا (وہ یہ کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اہل جنت کی عورتوں کی سردار صرف چار خواتین ہیں: مریم بنت عمران، فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ، خدیجہؓ بنت خویلد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔

حوالہ جات:

احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ ۲: ۷۶۰، رقم: ۱۳۳۶

فصل:۵

حرم الله فاطمة سلام الله علیها و ذُرِّیتها علی النار

اللہ تعالیٰ نے فاطمہؑ اور آلِ فاطمہؑ پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے

حدیث ۱۳

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ لفاطمة رضی الله عنها: إن الله من غیر معذبك و لا ولدك۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۲۱۰، رقم: ۱۱۶۸۵

۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۲۰۲) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسولؐ وذَوی الشرف: ۱۱۷

حدیث ۱۴

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنهما قال: قال رسول الله: إن فاطمة حصنت فرجها فحرمها الله و ذریتها علی النار۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہؑ نے اپنی عصمت و پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی اولاد کو آگ سے محفوظ فرما دیا ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۷، رقم: ۱۰۱۸۔ ۲۔ بزار، المسند، ۵: ۲۲۳، رقم: ۱۸۲۹

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۵، رقم: ۴۷۲۶ ۔ ۴۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۴: ۱۸۸۔

۵۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف: ۱۱۵، ۱۱۶۔

حدیث ۱۵

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: إنما سميت بنتي فاطمة لأن الله فطمها و فطم محبيها عن النار۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہؓ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے اُسے اور اُس سے محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے الگ تھلگ کر دیا ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۱: ۳۴۶، رقم: ۱۳۸۵

۲۔ ہندی نے کنز العمال (۱۲: ۱۰۹، رقم: ۳۴۲۲۷) میں کہا ہے کہ اسے دیلمی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ سخاوی نے استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف۔ (ص: (۹۶) میں کہا ہے کہ اسے دیلمی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

فصل:٦

أمّ فاطمة سلام الله عليهما أفضل النساء

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی والدہ افضل النساء ہیں

حدیث ١٦

عن عبد الله بن جعفر قال سمعت علی بن أبي طالب رضي الله عنه يَقُولُ: سمعتُ رسولَ الله صلى الله عليه وآله وسلم يقولُ:

خيرُ نِسَائها خَدیجة بنت ام خويلد، و خیر نسائها مریم بنت عمران۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد ہیں، اور (اپنے زمانہ کی عورتوں میں) سب سے افضل مریم بنت عمران ہیں۔

حوالہ جات:

١۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ٥: ٧٠٢، رقم: ٣٨٧٧ ٢۔ احمد بن حنبل، المسند، ١ : ١١٦، ١٣٢

٣۔ ابو یعلی، المسند ١: ٤٥٥ ٤۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ٢: ٨٥٢، رقم: ١٥٨٠

٥۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ٤: ١٨٢٣

٦۔ ذہبی، سیر اعلام النبلا ٢: ١١٣ ٧۔ عسقلانی، فتح الباری، ٦: ٤٤٧

٨۔ عسقلانی، فتح الباری، ٧: ١٠٧ ٩۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ٧: ٦٠٢

حدیث ١٧

عن عبد الله بن جعفر سمعتُ علياً بالكوفة، يقول: سمعتُ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: خير نسائها مريم بنت عمران، و خير نسائها خديجة بنت خويلد قال أبو كريب و أشار وكيع إلى السماء و الأرض

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو کوفہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا: مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد زمین و آسمان میں سب عورتوں سے بہتر ہیں۔ (راوی) ابو کریب کہتے ہیں کہ وکیع نے (یہ حدیث بیان کرتے ہوئے) زمین و آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

وضاحت:

ان احادیث کا متذکرہ بالا فصل ۱۳ اور ۴ کی احادیث سے کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ ان کی فضیلت زمانی ہے، یعنی ان کے اپنے اپنے زمانوں میں خواتین عالم میں سے کوئی اُن کے ہم پلہ نہ تھی۔ مگر سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا کی افضیلت عمومی اور مطلق ہے، جو سب جہانوں اور زمانوں کو محیط ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ مسلم الصحیح ۴: ۱۸۸۶، رقم: ۲۴۳۰
۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۲۶۵، ۱۳۸۸، رقم: ۳۲۴۹، ۳۶۰۴
۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۳، رقم: ۸۳۵۴
۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۸۴، ۱۴۳
۵۔ عبدالرزاق، المصنف، ۷: ۴۹۲، رقم: ۱۴۰۰۶
۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۹۰، رقم: ۳۲۲۸۹
۷۔ بزار، المسند، ۲: ۱۱۵، رقم: ۴۶۸ -
۸۔ ابویعلی، المسند، ۱: ۳۹۹، رقم: ۵۲۲
۹۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۴، رقم: ۲۴۹
۱۰۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۸۴۷، ۸۵۲، رقم: ۱۵۶۳، ۱۵۷۹، ۱۵۸۳
۱۱۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۸۰، رقم: ۲۹۸۵
۱۲۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۵۳۹، رقم: ۳۸۳۷
۱۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۲۰۳، ۶۵۷، رقم: ۴۸۴۷، ۶۴۱۹
۱۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۶۷
۱۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر: ۲۳، ۱۸، رقم: ۴
۱۶۔ محاملی، الامالی: ۱۸۸، رقم: ۱۶۴
۱۷۔ دولابی، الذریۃ الطاھرہ: ۳۷، رقم: ۲۸
۱۸۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۲۴
۱۹۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ ۲: ۳

فصل:۷

قولُ الرّسول اللهﷺ.....فداك أبي وأُمّي يا فاطمة!

فرمان رسولﷺ فاطمہؓ.....! میرے ماں باپ تجھ پر قربان

حدیث ۱۸

عن ابن عمر رضی الله عنهما: أن النبیﷺ کان إذا سافر کان آخر الناس عهدا به فاطمة، وإذا قدم من سفر کان أوّل الناس به عهدًا فاطمة رضی الله عنها ـ فقال لها رسول اللهﷺ: فداك أَبي وأُمي

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرمﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضورؐ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

حوالہ جات:

۱۔ حاکم، المستدرک ۳: ۱۷۰، رقم: ۴۷۴۰

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۴۷۰، ۱۷۴، رقم: ۶۹۲

۳۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۳۱، رقم: ۲۵۴۰

حدیث ۱۹

عن عمر بن الخطابؓ أن النبیﷺ قال لفاطمةؓ: فداك أَبي و أُمي

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ سے (بھی) مروی ہے کہ حضور نبی اکرمﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

حوالہ جات:

۱۔ شوکانی نے اور السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ (ص: ۲۷۹) میں کہا ہے کہ اسے حاکم نے المستدرک میں روایت کیا ہے۔

فصل:۸

فاطمة سلام الله علیها بضعة من رسول الله ﷺ

سیدہ سلام اللہ علیہا...... لختِ جگرِ مصطفیٰ ﷺ

حدیث ۲۰

عن المِسْوَر بن مَخْرَمَة: أن رسول الله ﷺ قال: فاطمة بَضْعَةٌ منی فمن أغضبها أغضبنی

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہؓ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔

حوالہ جات:

۱۔ بخاری، الصحیح ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۷۴، رقم: ۳۵۵۶

۳۔ مسلم الصحیح ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۴۴۹

۴۔ ابن ابی شیبہ نے المصنف (۶: ۳۸۸)، رقم: ۳۲۲۶۹)' میں یہ حدیث حضرت علیؓ سے روایت کی ہے۔

۵۔ ابو عوانہ، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۴۲۳۳

۶۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۴

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۴، رقم: ۱۰۱۳

۸۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۷

۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۰۱

۱۰۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۱۴۵، رقم: ۴۳۸۹

۱۱۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ ۲: ۷

۱۲۔ محب طبری، ذخائر العقمیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۸۰

۱۳۔ ابن بشکوال، غوامض الاسماء المبہمہ، ۱: ۳۴۱

۱۴۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۸: ۵۶

۱۵۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۲۷۰

۱۶۔ مناوی، فیض القدیر، ۴: ۴۲۱

۱۷۔ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس ۲: ۱۱۲، رقم: ۱۸۳۱

مندرجہ بالا حوالہ جات کے علاوہ ائمہ و محدثین نے درج ذیل مقامات پر بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان مبارک نقل کیا ہے، جس میں آپ انے سیدہ فاطمۃالزہراء رضي اللہ عنھا کو بَضْعَةٌ مِنِّی فرما کر اپنی جان کا حصہ قرار دیا ہے۔

۱۸۔ بخاری الصحیح ۳: ۱۳۶۴، رقم: ۳۵۲۳   ۱۹۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۰۰۳، رقم: ۴۹۳۲

۲۰۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۷ ۲۱۔ ابو داؤد، السنن ۲: ۲۲۶، رقم: ۲۰۷۱

۲۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۴۳، ۶۴۴، رقم: ۱۹۹۸، ۱۹۹۹

۲۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۴۸، رقم: ۵۸۲۰-۵۸۲۲

۲۴۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۸، رقم: ۲۶۵   ۲۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵، ۳۲۳، ۳۲۶، ۳۲۸

۲۶- احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۸، ۷۵۹، رقم: ۱۳۲۴، ۱۳۲۷، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵

۲۷۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۸، ۵۳۵، رقم: ۶۹۵۵، ۶۹۵۷، ۷۰۶۰

۲۸۔ عبد الرزاق، المصنف، ۷: ۳۰۱، ۳۰۲، رقم: ۱۳۲۶۸، ۱۳۲۶۹

۲۹۔ ابو عوانہ، المسند، ۳: ۷۱، رقم: ۴۲۳۱، ۴۲۳۴

۳۰۔ بزار، المسند، ۲: ۱۶۰، رقم: ۵۲۶   ۳۱۔ بزار، المسند، ۲: ۱۵۰، رقم: ۲۱۹۳

۳۲۔ ابو یعلی، المسند ۱۳: ۱۳۴، رقم: ۷۱۸۱

۳۳۔ شیبانی الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۱، ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۴، ۲۹۵۷

۳۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر ۲۰، ۱۸، ۱۹ رقم: ۱۸، ۲۱

۳۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲، ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۰

۳۶۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ: ۱۸۲، ۱۸۴

۳۷۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۱

۳۸۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۳۰۷، ۳۰۸   ۳۹۔ بیہقی السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۸۸

۴۰۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۹: ۳۱۵، رقم: ۲۷۴

۴۱۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۱: ۲۳۲، رقم: ۸۸۷

۴۲۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۱۴۵، رقم: ۴۳۸۹

۴۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۵۵

۴۴۔ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۳

۴۵۔ہیثمی، زوائد الحارث، ۲: ۹۱۰، رقم: ۹۹۱

۴۶ - دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۴۷،۴۸، رقم: ۵۶،۵۵

۴۷۔ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۲۶۲

۴۸ - ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۲: ۴۱،۴۰، ۱۷۵

۴۹۔ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۳: ۲۰۶

۵۰۔ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۷: ۳۲۵

۵۱۔ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۷

۵۲۔ابن قانع، معجم الصحابہ، ۳: ۱۱۰، رقم: ۱۰۷۶

۵۳۔ نووی، شرح صحیح مسلم، ۱۶: ۲

۵۴۔ قیسرانی، تذکرۃ الحفاظ ۲: ۷۳۵

۵۵۔ قیسرانی، تذکرۃ الحفاظ، ۴: ۱۲۶۵

۵۶۔مناوی، فیض القدیر، ۳: ۱۵

۵۷۔ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۲: ۱۱۹، ۱۳۳

۵۸۔ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۳: ۳۹۳

۵۹۔ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۵: ۹۰

۶۰۔ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۱۹: ۴۸۸

۶۱۔ذہبی، معجم المحدثین: ۹

۶۲۔مزی، تہذیب الکمال، ۲۲: ۵۹۹

۶۳۔مزی، تہذیب الکمال، ۳۵: ۲۵۰

۶۴۔دار قطنی، سؤالات حمزہ: ۸۰، رقم: ۴۰۹

۶۵۔ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۹

۶۶ - سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف: ۹۷

حدیث ۲۱

عن محمد بن علی قال: قال رسول اللہ ﷺ: إنما فاطمة بضعة منی، فمن أغضبها أغضبنی

ترجمہ: محمد بن علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔

حوالہ جات:

۱۔ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۶۹

۲- احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ ۲: ۷۵۵،۷۵٦، رقم: ۱۳۲٦ ۔ ۳۔ محب طبری،ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۸۰،۸۱

حدیث ۲۲

عن علی رضی اللہ عنہ أنه كان عند رسول الله ﷺ، فقال: أی شی خير للمرأة ؟ فسكتوا، فلما رجعت قلت لفاطمة أی شئ خير للنساء ؟ قالت: ألا يراهن الرجال فذكرت ذلك للنبی ﷺ، فقال: إنما فاطمة بضعة منی

ترجمہ: سیدنا علیؓ نے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر تھے، آپؐ نے دریافت فرمایا: عورت کے لئے کونسی شے بہتر ہے ؟اس پر صحابہ کرام خاموش رہے۔ جب میں گھر لوٹا تو میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا: بتاؤ عورت کیلئے کونسی شے بہتر ہے ؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا: عورت کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ اُسے غیر مرد نہ دیکھے۔ میں نے اس چیز کا تذکرہ حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپؐ نے فرمایا: بے شک! فاطمہؓ میری جان کا حصہ ہے

حوالہ جات:

۱- بزار، المسند ۲: ۱٦۰، رقم: ۵۲٦

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۴: ۲۵۵

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد ، ۹: ۲۰۲

۴۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۲: ۴۰،۴۱، ۱۷۵

۵۔ دار قطنی، سوالات حمزہ: ۲۸۰، رقم: ۴۰۹

فصل:۹

کان النبیﷺ یقوم لفاطمة سلام الله علیھا و یرحب بھا و یقبل یدھا و یجلسھا فی مکانہ عند قدومھا إلیہ حباً لھا

حضورﷺ آمد فاطمہ سلام اللہ علیہا پر محبتاً کھڑے ہو جاتے، ہاتھ چومتے اور اپنی نشست پر بٹھا لیتے

حدیث ۲۳

عن عائشة أم المؤمنین رضی الله عنھا قالت: کان رسول اللهﷺ إذا رآھا قد أقبلت رحب بھا، ثم قام إلیھا فقبلھا، ثم أخذ بیدھا فجاء بھا حتی یجلسھا فی مکانہ و کانت إذا رأت النبیﷺ رحبت بہ ثم قامت إلیہ فقبلتہﷺ

ترجمہ: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضور نبی اکرمؐ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو خوش آمدید کہتے، پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے، اُن کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپؐ کو اپنی طرف تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں، پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپﷺ کو بوسہ دیتیں۔

حوالہ جات:

۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۹۱، ۳۹۲، رقم: ۹۲۳۶،۹۲۳۷

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۳، رقم: ۶۹۵۳

۳۔ شیبانی الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۷، رقم: ۲۹۶۷

۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۴۲، رقم: ۴۰۸۹

۵۔ حاکم، المستدرک ۴: ۳۰۳، رقم: ۷۷۱۵

۶۔ بخاری، الادب المفرد: ۳۲۶، رقم: ۹۴۷

۷۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۱۰۰، رقم: ۱۸۴

حدیث ۲۴

عن أم المؤمنین عائشۃ رضی اللہ عنہا أنہا قالت: کانت (فاطمۃ) إذا دخلت علیہ ﷺ رحب بہا وقام إلیہا فأخذ بیدہا فقبلہا وأجلسہا فی مجلسہ

ترجمہ: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہو کر اُن کا استقبال کرتے، اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔

حوالہ جات:

۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۷، رقم: ۴۷۳۲

۲۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۸، رقم: ۲۶۴

۳۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۸، رقم: ۶

۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۱۰۱

۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۲: ۴۶۷، رقم: ۸۹۲۷

۶۔ مقری، تقبیل الید: ۹۱

۷۔ عسقلانی نے فتح الباری (۱۱: ۵۰) میں کہا ہے کہ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے بیان کی ہے اور اسے حسن کہا ہے، جبکہ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

حدیث ۲۵

عن عائشۃ أم المؤمنین رضی اللہ عنہا قالت: کانت فاطمۃ إذا دخلت علیہ ﷺ قام إلیہا فقبلہا و رحب بہا و أخذ بیدہا، فأجلسہا فی، مجلسہ و کانت ھی إذا دخل علیہا رسول اللہ ﷺ قامت إلیہ مستقبلۃ و قبلت یدہ

ترجمہ: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور ﷺ کھڑے ہو کر اُن کا استقبال فرماتے، انہیں بوسہ دیتے، خوش آمدید کہتے اور اُن کا ہاتھ پکڑ

کر اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔ اور جب آپؐ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں رونق افروز ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی آپ ﷺ کے استقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپؐ کے دست اقدس کو بوسہ دیتیں۔

حوالہ جات:

۱۔ حاکم، المستدرک ۳: ۱۷۴، رقم: ۴۷۵۳
۲۔ محبّ طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ: ۸۵
۳۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۴۹، رقم: ۲۲۲۳
۴۔ عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۵۰
۵- شوکانی، درّ السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۲۷۹ (حاکم نے اس روایت کو شرط شیخین پر صحیح قرار دیا ہے۔)

فصل: ۱۰

بسط النبی ﷺ شملته لفاطمة الزهراء سلام الله عليها

حضور ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کی نشست کے لئے اپنی کملی مبارک بچھا دیتے

حدیث ۲٦

عن علی رضي الله عنه أنه دخل علی النبی ﷺ وقد بَسَطَ شملة، فجلس عليها هو وفاطمة وعلی والحسن والحسين، ثم أخذ النبی بمَجَامِعِه فعقد عليهم، ثم قال: اللهم ارض کما أنا عنهم راضٍ

ترجمہ: حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، درآں حالیکہ آپؐ نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اُس پر حضورؐ، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ بیٹھ گئے پھر آپؐ نے اُس چادر کے کنارے پکڑے اور اُن پر ڈال کر اُس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۳۴۸، رقم: ۵۵۱۴

۲۔ہیثمی نے مجمع الزوائد (۱۶۹:۹) میں کہاہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیاہے اوراس کے رجال صحیح ہیں، سوائے عبید بن طفیل کے اور وہ ثقہ ہے،اُس کی کنیت ابو سیدان ہے۔

فصل:۱۱

بداية سفر النبی ﷺ من بیت فاطمة سلام الله علیها و انتهائه إلیها

سفر مصطفیٰ نام کی ابتداءاور انتہاءبیت فاطمہ سلام اللہ علیھا سے ہوتی

حدیث ۲۷

عن ثوبان مولی رسول الله ﷺ ، قال: کان رسول الله ﷺ إذا سافر کان آخر عهده بإنسان من أهله ،فاطمة، و أول من یدخل علیها إذا قدم فاطمة

ترجمہ: حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبانؓ نے فرمایا: حضورؐ جب سفر کاارادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہاہو تیں،اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہو تیں۔

حوالہ جات:

۱۔ابوداؤد،السنن ۴:۸۷،رقم:۴۲۱۳

۲۔احمد بن حنبل،المسند،۵:۲۷۵

۳۔ بیہقی،السنن الکبریٰ،۱:۲۶

۴۔زید بغدادی، ترکتہ النبیؐ : ۵۷

حدیث ۲۸

عن ابن عمر رضی الله عنهما: أن النبی ﷺ کان إذا سافر کان آخر الناس عهدا به فاطمة، وإذا قدم من سفر کان أول الناس به عهدًا فاطمة رضی الله عنها ـ فقال لها رسول الله ﷺ : فداك أبي و أُمّي

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب کے بعد جس سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

حوالہ جات:

۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۹، ۱۷۰، رقم: ۴۷۳۹، ۴۷۴۰
۲۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۶۶۴، رقم: ۱۷۹۸

۳۔ حاکم نے المستدرک (۳: ۱۶۹، رقم: ۴۷۳۷) میں اسے حضرت ابو ثعلبہ خشنیؓ سے بھی ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۴۷۰، ۴۷۱، رقم: ۶۹۶
۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۶۳۱، رقم: ۲۵۴۰

۶۔ ابن عساکر نے بھی تاریخ دمشق الکبیر (۴۳: ۱۴۱) میں حضرت ابو ثعلبہ خشنیؓ ہے سے مروی حدیث بیان کی ہے۔

حدیث ۲۹

عن ابن عباس قال: کان رسول اللہ ﷺ إذا قدم من سفر قبل ابنته فاطمة

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بوسہ دیتے۔

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۴۸، رقم: ۴۱۰۵
۲۔ ابو یعلی، المسند، ۴: ۳۵۲، رقم: ۲۴۶۶

۳۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۸: ۴۲) میں کہا ہے کہ طبرانی نے اسے الاوسط میں روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۹
۵۔ سیوطی، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیرؐ: ۱۸۹، رقم: ۲۰۳

۶ - مناوی، فیض القدیر، ۵: ۱۵۵

فصل: ۱۲

فاطمة سلام الله عليها أحب الناس إلى النبی ﷺ

سیدہ سلام اللہ علیہا... روئے زمین پر حضور ﷺ کی محبت کا مرکز خاص

حدیث ۳۰

عن جُمَیع بن عُمیر التیمی قَال: دخلتُ مع عَمَّتی علی عائشة فسُئِلتُ أی الناس کان أحب إلی رسول الله ﷺ قالت: فاطمة، فقیل من الرجال قالت زوجها إن کان ما علمتُ صوَّاماً قوَّاماً

ترجمہ: حضرت جمیع بن عمیر تیمیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ کو کون زیادہ محبوب تھا؟ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ عرض کیا گیا مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا)؟ فرمایا: اُن کے شوہر، جہاں تک میں جانتی ہوں وہ (حضرت علیؓ) بہت زیادہ روزہ رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔

حوالہ جات:

۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح ۵: ۷۰۱، رقم: ۳۸۷۴

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، ۴۰۴، رقم: ۱۰۰۸، ۱۰۰۹

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۱، رقم: ۴۷۴۴

۴۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۷

۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ ۷: ۲۱۹

۶۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۲: ۱۲۵

۶۔ مزی، تہذیب الکمال ۴: ۵۱۲

۷۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابۃ: ۲۷۳

حدیث ۳۱

عن ابن بریدۃ عن أبیه قال: کان أحبَّ النساء إلی رسول الله ﷺ فاطمة و من الرجال علی

ترجمہ: حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰؓ سب سے زیادہ محبوب تھے۔

حوالہ جات:

۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۸

۲۔ نسائی نے السنن الکبریٰ (۵) ۱۴۰، رقم: ۸۴۹۸) میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی۔

۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۱۹۹، رقم: ۷۲۶۲

۴۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۵

۵۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۲: ۱۳۱

۶۔ شوکانی، درالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۲۷۴

حدیث ۳۲

عن أبی سلمة بن عبد الرحمن قال أخبرنی أسامة بن زید قال: کنت جالساً إذ جاء علی و العباس رضی الله عنهما یستأذنان، فقالا: یا أسامة استأذن لنا علی رسول الله ﷺ، فقلت یا رسول الله علی و العباس یستأذنان، فقال: أتدری ما جاء بهما ؟ قلت: لا، فقال النبی ﷺ: لکنی أدری، ائذن لهما، فدخلا، فقالا: یا رسول الله! جئناك نسألك أی أهلكَ أحب إلیكَ ؟ قال: فاطمة بنت محمد

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے مجھے بتایا: میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علیؓ اور حضرت عباس رضی اللہ عنھما تشریف لائے، انہوں نے کہا: اُسامہ! ہمارے لئے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت علیؓ اور حضرت عباس رضی اللہ عنھما حاضری کی اجازت مانگتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے

عرض کیا نہیں۔ فرمایا: میں جانتا ہوں، انہیں آنے دو۔ چنانچہ دونوں حضرات اندر داخل ہوئے اور اُنہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ ﷺ! ہم یہ بات جاننے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ میں ہم نے فرمایا: فاطمہ بنت محمدؐ۔

حوالہ جات:

۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۷۸، رقم: ۳۸۱۹

۲۔ بزار، المسند، ۷: ۱۷، رقم: ۲۶۲۰

۳۔ طیالسی المسند: ۸۸، رقم: ۶۳۳

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۰۷

۵۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۴۵۲، رقم: ۳۵۲۶

۶۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ ۴: ۱۶۰-۱۶۲، رقم: ۱۳۷۹، ۱۳۸۰

۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۴۸۹ ۴۹۰

۸۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۸ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث ۳۳

عن أبي هريرة، قال: قال علي بن أبي طالب: يا رسول الله ﷺ! أيما أحبُّ إليك أنا أم فاطمة ؓ قال: فاطمة أحبُّ إلي منك و أنتَ أعزُّ علي منها

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے (بارگاہ رسالت مآبؐ میں) عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کو میرے اور فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا: فاطمہؓ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم مجھے اُس سے زیادہ عزیز ہو

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۳۴۳، رقم: ۷۶۷۵

۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹:۱۷۳) میں کہاہے کہ اسے طبرانی نے "الاوسط" میں روایت کیاہے اور اس کی سند میں سلمی بن عقبہ کو میں نہیں جانتا جبکہ بقیہ رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹:۲۰۲) میں کہاہے کہ اسے طبرانی نے "الاوسط" میں روایت کیاہے ۔

۴۔ حسینی نے البیان والتعریف (۲:۱۱۸، رقم:۱۳۳۸) میں کہاہے کہ اسے طبرانی نے الاوسط میں روایت کیاہے اور ہیثمی نے کہاہے کہ اس کے رجال صحیح ہیں۔

۵۔ مناوی نے فیض القدیر (۴:۴۲۲) میں کہاہے کہ ہیثمی نے اس کے رجال کو صحیح قرار دیاہے۔

حدیث ۳۴

عن ابن أبي نجيح عن أبيه قال: أخبرني من سمع عليًا على منبر الكوفة يقول: دخل علينا رسول الله فجلس عند رؤوسنا فدعا بإناء فيه ماء فأتى به فدعا فيه بالبركة ثم رشه علينا، فقلت: يا رسول الله أنا أحب إليك أم هي

قال: هي أحب إليّ منك و أنت أعز علي منها

ترجمہ: ابن ابی نجیح نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جس نے منبر کوفہ پر حضرت علیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے گھر تشریف لائے اور ہمارے سرہانے بیٹھ کر پانی کا برتن منگوایا۔ آپؐ نے اس میں برکت کی دعا فرمائی اور ہم پر اس کے چھینٹے مارے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کو مجھ سے زیادہ محبت ہے یا فاطمہؓ سے ؟ فرمایا: مجھے یہ تم سے زیادہ پیاری ہے اور تم مجھے اس سے زیادہ عزیز ہو۔

کی ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ ۲: ۶۳۲۶۳۱، رقم:۱۰۷۶

۲۔ نسائی نے السنن الکبریٰ (۵:۱۵۰، رقم:۸۵۳۱) میں یہ حدیث مبارکہ مختصر بیان کی ہے

۳۔ حمیدی، المسند، ۱:۲۲، رقم:۳۸

۴۔ شیبانی نے الآحاد والمثانی (۵:۳۲۰)، رقم:۲۹۵۱) میں اسے مختصراً روایت کیاہے

۵۔ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۵، ۲۷۶

۶۔ابن اثیر نے اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (۷: ۲۱۹) میں مختصراً ذکر کیا ہے۔

فصل: ۱۳

ما کان أحد أشبه بالنبی لم من فاطمة سلام الله عليها في عاداته

عادات واطوار میں کوئی بھی سیدہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر حضور ﷺ کی شبیہ نہ تھا

حدیث ۳۵

عن عائشة أم المؤمنين رضی الله عنها، قالت: ما رأيت أحدا أشبه سَمتا و دَلا و هديا برسول الله ﷺ في قيامها و قعودها من فاطمة بنت رسول الله ﷺ

ترجمہ: اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات واطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔

حوالہ جات

۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۷۰۰، رقم: ۳۸۷۲

۲۔ابوداؤد، السنن ۴: ۳۵۵، رقم: ۵۲۱۷

۳۔نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، ۷۸، رقم: ۲۶۴

۴۔حاکم، المستدرک، ۴: ۳۰۳، رقم: ۷۷۱۵

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶

۶۔ابن سعد نے الطبقات الکبریٰ (۲: ۲۴۸) میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۷۔ابن جوزی، صفۃ الصفوہ ۲: ۶،

۸۔ محب طبری، ذخائر العظمی في مناقب ذوی القربي: ۸۵۰۸۴

حدیث ۳٦

عن عائشة أم المؤمنين رضی الله عنها قالت: ما رأيت أحدا من الناس كان أشبه بالنبی ﷺ كلاما و لا حديثا و لا جلسة من فاطمة

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ ما فرماتی ہیں: میں نے انداز گفتگو میں کسی کو بھی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔

حوالہ جات:

۱۔ بخاری، الادب المفرد: ۳۲٦، ۳۳۷، رقم: ۹۴۷، ۹۷۱

۲۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۹۱، رقم: ۹۲۳٦

۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۳، رقم: ٦۹۵۳

۴۔ حاکم المستدرک ۳: ۱٦۷، ۱۷۴، رقم: ۴۷۳۲، ۴۷۵۳

۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۴۲، رقم: ۴۰۸۰۹

٦۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۱۰۱

۷۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۸، رقم: ٦

۸۔ ابن عبد البر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۴: ۱۸۹٦

۹۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۷

حدیث ۳۷

عن أنس بن مالك ﷺ، قال: لم يكن أحد أشبه برسول الله ﷺ من الحسن بن علی، وفاطمة صلوات الله عليهم اجمعين

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علیؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراءؓ سے بڑھ کر حضور ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔

حوالہ جات:

۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱٦۴

حدیث ۳۸

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: اجتمع نساء النبی، فلم یغادر منھنّ امرأۃً، فجاءت فاطمۃ تمشی کأن مشیتھا مشیۃ رسول اللہ ﷺ، فقال: مرحباً بابنتی فأجلسھا عن یمینہ أو عن شمالہ۔

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا آئیں جن کی چال ہو بہو رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپؐ نے فرمایا: مرحبا، خوش آمدید میری بیٹی! پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھالیا۔

حوالہ جات:

۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، رقم: ۲۴۵۰
۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸
۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۱۸، رقم ۱۶۲۰
۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۴: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸
۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۶، ۱۴۶، رقم: ۸۳۶۸، ۸۵۱۶، ۸۵۱۷
۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۷۷، رقم: ۲۶۳
۷۔ نسائی، کتاب الوفاۃ: ۲۰، رقم: ۲
۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، ۷۶۳، رقم: ۱۳۴۳
۹۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۸، رقم: ۲۹۶۸
۱۰۔ ابن راہویہ، المسند، ۱: ۶، ۷، رقم: ۵
۱۱۔ طبرانی نے المعجم الکبیر (۲۲: ۴۱۶، رقم: ۱۰۳۰) میں حضرت ابو طفیلؓ سے روایت کی ہے۔
۱۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۱۹، رقم: ۱۳۰۳
۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۲: ۶، ۷
۱۴۔ ابن جوزی، تذکرۃ الخواص: ۲۷۸
۱۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۸
۱۶۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۲: ۱۳۰

حدیث ۳۹

عن مسروق: حدثتني عائشة أم المؤمنين رضی الله عنها، قالت: إنا كنا أزواج النبي ﷺ عنده جميعا، لم تغادر منا واحدة، فأقبلت فاطمة عليها السلام تمشي ولا والله ما تخفى مشيتها من مشية رسول الله ﷺ

ترجمہ: حضرت مسروقؒ یہ روایت کرتے ہیں کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات آپؐ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اتنے میں حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنھا وہاں آ گئیں، پس اللہ کی قسم اُن کا چلنا حضور ﷺ کے چلنے سے ذرہ بھر مختلف نہ تھا۔

حوالہ جات:

۱۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸

۲۔ مسلم الصحیح ۴: ۱۹۰۵، رقم: ۲۴۵۰

۳۔ نسائی، فضائل الصحابہ: ۷۷، رقم: ۲۶۳

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۲، رقم: ۱۳۴۲

۵۔ طیالسی، المسند: ۱۹۶، رقم: ۱۳۷۳

۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۴۷

۷۔ دولابی، الذریۃ الطاهرہ: ۱۰۱، ۱۰۲، رقم: ۱۸۸

۸۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، ۲: ۳۹، ۴۰

۹۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۲: ۱۳۰

فصل: ۱۴

رضاء فاطمة سلام الله علیها رضاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیدہ سلام اللہ علیہا کی رضا....... مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا ہے

حدیث ۴۰

عن المِسْوَر بن مَخرَمَة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إنما فاطمة شجنة منی یبسطنی ما یبسطها ویقبضنی مایقبضها

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری شاخ ثمر بار ہے، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۴۔

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۳۲

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ ۲: ۷۶۵، رقم: ۱۳۴۷

۴۔ شیبانی الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۶

۵ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۲۵، رقم: ۳۰

۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۳

۷۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۳: ۲۰۶

۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۲

۹۔ عسقلانی، فتح الباری، ۹: ۳۲۹

۱۰۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۷

حدیث ۴۱

عن سعید بن أبان القرشی قال: دخل عبد الله بن حسن بن حسن بن علی بن أبی طالب علی عمر بن عبد العزیز، و هو حدث السن و له وفرة فرفع عمر مجلسه و أقبل علیه، و قضی حوائجه، ثم أخذ عُکْنَةٌ من عُکنِه، فغمزها حتی أوجعه و قال اذکرها عندك للشفاعة فلما خرج لامه قومه و :قالوا فعلت هذا بغلام حدث! فقال: إن الثقة حدثنی حتی کأنی أسمعه من فی رسول الله ﷺ :إنما فاطمة بضعة منی، یسرنی ما یسرها و أنا أعلم أن فاطمة رضی الله عنها لو کانت حیة لسرّها ما فعلتُ بابنها ـ قالوا فما معنی غمزك ،بطنه و قولك ما قلت ﷺ قال: إنه لیس أحد من بنی هاشم إلا و له شفاعة فرجوت أن أکون فی شفاعة هذا

ترجمہ : سعید بن ابان قرشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب، جو کہ ابھی نو عمر تھے، اپنے ایک کام کے سلسلے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز سے ملنے آئے۔ پس اُن کے آنے پر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنی مجلس برخاست کر دی اور اُن کا استقبال کیا اور ان کی ضرورت پوری کی۔ پھر اُن کے پیٹ کے بل کو اس قدر دبایا کہ انہیں درد محسوس ہوئی، اور فرمایا: یہ بات (قیامت کے دن) شفاعت کے وقت یاد رکھنا۔ جب وہ سید چلے گئے

تو لوگوں نے انہیں ملامت کی اور کہا: آپ نے ایک نو عمر لڑکے کی اتنی آؤ بھگت کی؟ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے ایک ثقہ راوی سے حدیث مبارکہ اس طرح سنی ہے کہ گویا میں خود رسول اللہ ﷺ سے سن رہا ہوں (کہ آپؐ یہ فرما رہے ہیں:) "بے شک! فاطمہ میری جان کا حصہ ہے، جو اسے خوش کرتا ہے وہ مجھے خوش کرتا ہے۔"

پھر (حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا:) میں جانتا ہوں کہ اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حیات ہوتیں تو وہ اس عمل سے ضرور خوش ہوتیں جو میں نے اُن کے بیٹے کے ساتھ کیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کا ان کے پیٹ میں کچو کے لگانے کا کیا مطلب ہے اور جو کچھ آپ نے فرمایا اس سے کیا مراد ہے؟ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا: بنی ہاشم میں ایک شخص بھی ایسا نہیں جسے شفاعت کرنے کا اختیار نہ دیا گیا ہو، پس میں نے چاہا کہ میں اس لڑکے کی شفاعت کا حق دار بنوں۔

حوالہ جات:

۱۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول م وذوی الشرف: ۹۶، ۹۷

سخاوی نے اس کتاب کے صفحہ: ۱۵۰ پر اسی طرح کا ایک واقعہ خود عبد اللہ بن حسن سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں ایک کام کے سلسلے میں عمر بن عبد العزیزؒ کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کہا: جب آپ کو کوئی حاجت پیش آئے تو کوئی آدمی بھیج دیا کریں یا خط لکھ بھیجیں، مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ یوں آپ کو اپنے دروازے پر دیکھوں۔

فصل: ۱۵

من أغضب فاطمة سلام الله عليها أغضب النبی ﷺ

سیدہ سلام اللہ علیہا خفا.... تو مصطفیٰ ﷺ خفا

حدیث ۴۲

عن المِسْوَر بن مَخْرَمَة: أن رسول الله ﷺ قال: فاطمة بَضْعَةٌ منی، فمن أغضبها أغضبنی

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہؑ میری جان کا حصہ ہے، پس جس نے اُسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔

حوالہ جات:

۱۔ بخاری، الصحیح ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۱۰

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۷۴، رقم: ۳۵۵۷

۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۹۰۳، رقم: ۲۴۴۹

۴۔ ابن ابی شیبہ نے المصنف (۶: ۳۸۸)، رقم: ۳۲۲۶۹) میں یہ حدیث حضرت علیؓ سے روایت کی ہے۔

۵ - ابو عوانہ، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۴۲۳۳۔

۶۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۱، رقم: ۲۹۵۴

۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۴، رقم: ۱۰۱۲

۸۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۲، رقم: ۴۷۴۷

۹۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۱۴۵، رقم: ۴۳۸۹

۱۰۔ابن جوزی،صفۃالصفوہ،۲: ۷۔

۱۱۔ابن بشکوال، غوامض الاسماء المبہمہ ۱:۳۴۱

۱۲۔عسقلانی،الاصابہ فی تمیزالصحابہ،۸: ۵۶

۱۳۔حسینی،البیان والتعریف ۱:۲۷۰

۱۴۔مناوی، فیض القدیر، ۴: ۴۲۱

۱۵۔عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس ۲: ۱۱۲،رقم:۱۸۳۱

فصل:۱۶

إن الله يغضب لغضب فاطمة ويرضى لرضاها

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا کی رضا اللہ کی رضا ......اگر سیدہ خفا تو اللہ خفا

حدیث ۴۳

عن علی رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لفاطمة: إن الله يغضب لغضبك

ويرضى لرضاك

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہؓ سے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔

حوالہ جات:

۱۔حاکم،المستدرک ۳ : ۱۶۷،رقم:۴۷۳۰ ۲

۲۔ابو یعلی،المعجم : ۱۹۰،رقم:۲۲۰

۳۔شیبانی،الآحاد والمثانی،۵:۳۶۳،رقم:۲۹۵۹

۴۔طبرانی المعجم الکبیر ۱: ۱۰۸،رقم:۱۸۲

۵۔طبرانی،المعجم الکبیر،۲۲:۴۰۱،رقم:۱۰۰۱

۶۔دولابی،الذریۃ الطاھرہ:۱۲۰،رقم: ۲۳۵

۷۔قزوینی،التدوین فی اخبار قزوین،۳: ۱۱

۸۔ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹:۲۰۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٩ - ابن جوزی،تذکرۃ الخواص:۲۷۹

١٠۔ابن اثیر،اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ،۷ : ۔

١١۔عسقلانی، تہذیب التہذیب،۱۲: ۴۶۸۲۱۹

١٢۔عسقلانی،الاصابہ فی تمیز الصحابہ،۸:۵۶،۵۷

١٣۔محب طبری،ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۸۲

فصل:۱۷

من آذی فاطمة سلام الله علیها فقد آذی النبی ﷺ

سیدہ سلام اللہ علیہا کی تکلیف........ مصطفیٰ ﷺ کی تکلیف

حدیث ۴۴

عن المسور بن مخرمة، قال: قال رسول الله ﷺ إنما فاطمة

بضعة منی، یؤذینی ما آذاها

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک! فاطمہؑ تو میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔

حوالہ جات:

۱۔مسلم،الصحیح ۴:۱۹۰۳،رقم:۲۴۴۹

۲۔نسائی،السنن الکبریٰ،۵:۹۷،رقم:۸۳۷۰

۳۔بیہقی،السنن الکبریٰ،۱۰:۲۰۱

۴۔شیبانی الآحاد والمثانی،۵:۳۶۱،رقم:۲۹۵۵

۵۔طبرانی،المعجم الکبیر،۲۲:۴۰۴،رقم:۱۰۱۰

٦۔ ابو نعیم،حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء،۲: ۴۰

۷۔اندلسی،تحفتہ المحتاج،۲:۵۸۵،رقم:۱۷۹۵

۸۔ عسقلانی،الاصابہ فی تمیز الصحابہ،۸:۵۲

۹۔ابن جوزی،تذکرۃ الخواص:۲۷۹

حدیث ۴۵

عن عبد الله بن الزبیر رضی اللہ عنہما، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إنما فاطمة بَضْعَة مِّنِّي، یؤذینی ما آذاها، ویُنْصِبُنی ما انصبها

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہؓ میرا جگر گوشہ ہے، اُسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے، اور اسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ ترمذی نے یہ حسن صحیح حدیث الجامع الصحیح (۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۹) میں روایت کی ہے۔

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵۔

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ ۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۷

۴۔ حاکم، المستدرک ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۱

۵۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۹، ۳۱۴، ۳۱۵، رقم: ۲۷۴

۶۔ عسقلانی، فتح الباری، ۹: ۳۲۹

۷۔ شوکانی، درالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۲۷۴

حدیث ۴۶

عن أبی حنظلة رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إنما فاطمة بضعة منی، فمن آذاها فقد آذانی

حضرت ابو حنظلہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک! فاطمہؓ میرے جگر کا گوشہ ہے، جس نے اُسے ستایا اُس نے مجھے ستایا۔

حوالہ جات:

۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۵، رقم: ۱۳۲۴

۲- احمد بن حنبل نے فضائل الصحابہ (۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۷)، میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی کی ہے۔

۳۔احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۵
۴۔حاکم، المستدرک ۳: ۱۷۳، رقم: ۴۷۵۰
۵۔شیبانی الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۷
۶۔طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۳
۷۔بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۰۱

فصل: ۱۸

عدوّ لفاطمة سلام الله عليها عدوّ للنبى صلى فى الم

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہ کے گھرانے کا دشمن....... مصطفیٰ ﷺ کا دشمن

حدیث ۴۷

عن زيد بن أرقم رضي الله عنه، أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لعلى و فاطمة و الحسن و الحسين عليهم السلام: أنا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ

ترجمہ: حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سے فرمایا: میں اُس سے لڑوں گا جس سے تم لڑو گے، اور جس سے تم صلح کرو گے میں اُس سے صلح کروں گا۔

حوالہ جات:

۱۔ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۹، رقم: ۳۸۷۰
۲۔ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۲، رقم: ۱۴۵
۳۔حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۱، رقم: ۴۷۱۴
۴۔ طبرانی المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۱۹، ۲۶۲۰
۵۔طبرانی المعجم الکبیر، ۵: ۱۸۴، رقم: ۵۰۳۰، ۵۰۳۱
۶۔طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۱۸۲، رقم: ۵۰۱۵
۷۔محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ : ۶۲
۸۔ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۲۵
۹۔ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۱۰: ۴۳۲
۱۰۔مزی، تہذیب الکمال، ۱۳: ۱۱۲

حدیث ۴۸

عن زید بن أرقم رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لفاطمة والحسن والحسین: أنا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَکُمْ

وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَکُمْ

ترجمہ: حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سے فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اُس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا۔

حوالہ جات:

۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۴، رقم: ۶۹۷۷

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۷۹، رقم: ۲۸۵۴

۳۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۵۳، رقم: ۷۶۷

۴۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفة الصحابہ، ۷: ۲۲۰

۵۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے الاوسط میں روایت کیا ہے۔

۶۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۵۵، رقم: ۲۲۴۴۔

۷۔ محاملی، الامالی: ۴۴۷، رقم: ۵۳۲۔

حدیث ۴۹

عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ قال: نظر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إلی علی وفاطمة والحسن والحسین، فقال أنا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَکُمْ

وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَکُمْ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی طرف نظرِ التفات کی اور ارشاد فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن وہ میرا دشمن اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔

حوالہ جات

۱۔ احمد بن حنبل، المسند ۲۰: ۴۴۲

۲- احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۷، رقم: ۱۳۵۰

۳۔ حاکم نے المستدرک (۳: ۱۶۱، رقم: ۴۷۱۳) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ جبکہ ذہبی نے اس بارے میں خاموشی اختیار کی ہے۔

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۰، رقم: ۲۶۲۱

۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۷: ۱۳۷

۶۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۲: ۱۲۲۔

۷۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۳: ۲۵۷، ۲۵۸

۸۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹) میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی تلید بن سلیمان کے بارے میں اختلاف ہے، جبکہ اس کے بقیہ رجال حدیثِ صحیح کے رجال ہیں۔

فصل: ۱۹

من أبغض أهل بيت فاطمة سلام الله عليها فقد دخل النار ولعن الله عليه

سیدہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا دشمن منافق، لعنتی اور دوزخی ہے

حدیث ۵۰

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: من أبغضنا أهل البيت فهو منافق

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہم اہل بیت سے بغض رکھا تو وہ منافق ہے۔

حوالہ جات:

۱ - احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۶۱، رقم: ۱۱۲۶

۲۔ محب طبری الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ ۱: ۳۶۲ -

۳۔ محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ : ۵۱

۴۔ سیوطی، الدر المنشور فی التفسیر بالمأثور، ۷: ۳۴۹

حدیث ۵۱

عن زرؓ قال: قال علیؓ لا یحبنا منافق و لا یبغضنا مؤمن

ترجمہ: حضرت زر بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: منافق شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ محبت نہیں کرتا اور مومن شخص کبھی بھی ہمارے ساتھ بغض نہیں رکھتا۔

حوالہ جات:

۱۔ابن ابی شیبہ المصنف، ۲: ۳۷۲، رقم: ۳۲۱۱۶

حدیث ۵۲

عن جابر بن عبد اللہ الأنصاری رضی اللہ عنہما قال: خطبنا رسول اللہ ﷺ و ہو یقول: أیہا الناس من أبغضنا أھل البیت حشرہ اللہ یوم القیامۃ یہودیا۔ فقلت: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! وإن صام و صلی قال وإن صام و صلی

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، آپؐ فرما رہے تھے: "جس نے ہم اہل بیت کے ساتھ بغض رکھا روز قیامت اُس کا حشر یہودیوں کے ساتھ ہو گا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز (بھی) پڑھے (اس کے باوجود دشمن اہل بیت ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُس کی عبادات کو رد فرما کر اُسے یہودیوں کے ساتھ اُٹھائے گا۔"

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط ۴: ۲۱۲، رقم: ۴۰۰۲

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۲

۳۔ جرجانی، تاریخ جرجان: ۳۶۹

حدیث ۵۳

عن أبي سعيد الخدری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: و الذی نفسی بیده! لا یبغضنا أهل البیت أحد إلا أدخله الله النار

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے بغض رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ جہنم میں نہ ڈالے۔

حوالہ جات:

۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۲، رقم: ۴۷۱۷

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۳۵، رقم: ۶۹۷۸

۳۔ ذہبی، سیر اعلام النبوہ ۲: ۱۲۳ ۔

۴۔ حاکم کے نزدیک یہ حدیث امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث ۵۴

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لو أن رجلا صف بین الرکن و المقام فصلی و صام، ثم لقی الله و هو مبغض لأهل بیت محمد دخل النار

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص کعبۃ اللہ کے پاس رُکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور روزہ (بھی) رکھے اور پھر وہ اس حال میں مرے کہ اہل بیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ شخص جہنم میں جائے گا۔

حوالہ جات:

۱۔ محبّ طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ : ۵۱

۲۔ فسوی، المعرفہ والتاریخ، ۱: ۵۰۵

حدیث ۵۵

عن معاویة بن حُدیج عن الحسن بن علی رضی اللہ عنهما، أنه قال له یا معاویة بن حُدیج إیاك و بُغْضَنا، فإن رسول اللہ ﷺ قال: لا یُبغِضُنا و لا یَحْسُدُنا أحد إلا ذِیدَ عن الحوض یوم القیامة بسِیاطٍ من نارٍ

ترجمہ: حضرت معاویہ بن حدیج نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اے معاویہ بن حدیج! ہمارے ساتھ بغض رکھنے سے بچے رہنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ اقدس ہے: ہمارے ساتھ بغض و حسد رکھنے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں کہ جسے قیامت کے دن حوض کوثر سے آگ کے دُرّے سے دھتکارا نہ جائے۔

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۹، رقم: ۲۴۰۵

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۸۱، رقم: ۲۷۲۶

فصل: ۲۰

أسَرَّ النبی إلی فاطمة الزهراء سلام اللہ علیها

سیدہ سلام اللہ علیہا........ رازدارِ مصطفی ﷺ

حدیث ۵۶

عن عائشة رضی اللہ عنها قالت: اجتمع نساء النبی ﷺ، فلم یغادر منهنّ امرأةً، فجاءت فاطمة تمشی کأن مشیتها مشیة رسول اللہ ﷺ: فقال مرحباً بابنتی فأجلسها عن یمینه أو عن شماله، ثم إنه أسرّ إلیها حدیثا فبکت فاطمة، ثم إنّه سارها فضحکت أیضا، فقلتُ لها: ما یُبکیك؟ فقالت: ما کنتُ لأفْشِیَ سِرَّ رسول اللہ ﷺ ثم فقلت: ما رأیت کالیوم فرحاً أقرب من حزن فقلتُ لها حین بکتْ: أخَصَّكِ رسول اللہ ﷺ بحدیثه

دونناثم تبكين و سألتها عما قال، فقالت: ما كنتُ لأفشيَ سِرَّ رسول الله ﷺ حتى إذا قُبِضَ سألتها، فقالت: إنّه كان حَدَّثَنِي أن جبريل كان يعارضه بالقرآن كل عام مرّةً، وإنّه عارَضَه به في العام مرتين، ولا أراني إلا قد حضر أجلي، وإنك أوَّلُ أهلي لحوقا بي ونعم السلف أنالكِ فبكيتُ لذلك. ثم إنّه سارّني: فقال: ألا ترضَينَ أن تكوني سيدة نساء المؤمنين، أو سيدة نساء هذه الأمة فضحكتُ لذلك

ترجمہ: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ وہاں آ گئیں جن کی چال بالکل رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے مشابہ تھی۔ آپؐ نے فرمایا: مرحبا، (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں، پھر چپکے سے کوئی بات کہی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں۔ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کس وجہ سے روئیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کروں گی۔ میں نے کہا: میں نے آج کی طرح کوئی خوشی، غم سے اتنی قریب نہیں دیکھی۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے بغیر خصوصیت کے ساتھ آپ سے کوئی بات کی ہے، پھر بھی آپ رو رہی ہیں، اور میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشاء نہیں کروں گی حتی کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا تو میں نے پھر پوچھا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپؐ نے (پہلی بار) یہ فرمایا تھا کہ جبرائیل مجھ سے ہر سال ایک بار قرآن مجید کا دور کرتے تھے، اور اس سال انہوں نے مجھ سے دو (۲) بار قرآن مجید کا دور کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب میرا وصال کا وقت آ گیا ہے، اور میرے بعد میرے اہل میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملو گی اور میں تمہارے لئے بہترین پیش رو ہوں۔ تب میں رونے لگی، پھر آپؐ نے سرگوشی کی اور فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تم تمام مؤمن عورتوں کی سردار ہو، یا میری اس اُمت کی عورتوں کی سردار ہو! تو میں اس وجہ سے ہنس پڑی۔

حوالہ جات:

۱۔ مسلم، الصحیح ۴: ۱۹۰۵، ۱۹۰۲، رقم: ۲۴۵۰۔
۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۳۱۷، رقم: ۵۹۲۸
۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۱۸، رقم ۱۶۲۰
۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ ۴: ۲۵۱، رقم: ۷۰۷۸

۵۔نسائی،السنن الکبریٰ،۵: ۹۶،۱۴۲،رقم:۸۳۶۸،۸۵۱۶،۸۵۱۷

۶۔نسائی،فضائل الصحابہ،۷۷،رقم:۲۶۳۔ ۷۔نسائی،کتاب الوفاۃ: ۲۰،رقم:۲

۸۔احمد بن حنبل،فضائل الصحابہ،۲: ۷۶۲،۷۶۳،رقم:۱۳۴۳

۹۔ شیبانی،الآحاد والمثانی،۵: ۳۶۸،رقم:۲۹۶۸ ۱۰۔ابن راھویہ،المسند،۱: ۶،۷،رقم:۵

۱۱۔طبرانی نے المعجم الکبیر(۲۲:۴۱۶،رقم:۱۰۳۰) میں حضرت ابو طفیلؓ سے روایت کی ہے۔

۱۲۔طبرانی،المعجم الکبیر،۲۲: ۴۱۹،رقم:۱۳۰۳ ۱۳۔ابن جوزی،صفۃالصفوۃ۲:۶،۷ ۱۴۔ابن جوزی،تذکرۃالخواص:۲۷۸۔

۱۵۔ابن اثیر،اسدالغابہ فی معرفۃالصحابہ،۷: ۲۱۸ ۔ ۱۶۔ذہبی،سیر اعلام النبلاء،۲:۱۳۰

حدیث ۵۷

عن عائشة رضی الله عنها قالت دعا النبی ﷺ فاطمة ابنته فی شکواه الذی قُبِضَ فیها فسارها بشیء فبکت ثم دعاها فسارَها فضحکت قالت فسألتها عن ذلك فقالت: سارنی النبی ﷺ فأخبرنی أنّه یُقبَض فی وَجَعِه الذی تُوُفِّیَ فیه، فبکیتُ، ثم سارنی فأخبرنی أنّی أول أهل بیته أتبعه، فضحکت

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور پھر اُن سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو انہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

حوالہ جات:

۱۔بخاری،الصحیح،۳: ۱۳۶۱،رقم:۳۵۱۱۔ ۲۔بخاری،الصحیح،۳: ۱۳۲۷،رقم:۳۴۲۷

۳۔بخاری،الصحیح،۴: ۱۶۱۲،رقم:۴۱۷۰ ۴۔مسلم الصحیح،۴:۱۹۰۴،رقم:۲۴۵۰

۵۔نسائی،فضائل الصحابہ:۷۷،رقم:۲۶۹ ۶۔احمد بن حنبل، المسند ، ۶: ۷۷

۷۔احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۴، رقم: ۱۳۲۲ ۸۔ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۴، رقم: ۶۹۵۴

۹ - ابویعلیٰ، المسند ۱۲: ۱۲۲، رقم: ۶۷۵۵ ۱۰۔طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۰، رقم: ۱۰۳۶

۱۱۔دولابی، الذریۃ الطاھرہ: ۱۰۰، رقم: ۱۸۵ ۱۲۔مزی، تہذیب الکمال، ۳۵: ۲۵۳

۱۳۔ اصبہانی، دلائل النبوہ: ۹۸

۱۴۔ذہبی نے المعجم المحدثین (ص: ۱۳، ۱۴) میں اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے متفق علیہ حدیث قرار دیا ہے۔

حدیث ۵۸

عن عائشة رضی الله عنها قالت: بينما أنا مع رسول الله ﷺ فی بيت يلاعبنی و ألاعبه إذ دخلت علينا فاطمة، فأخذ رسول الله ﷺ بيدها فأقعدها خلفه و ناجاها بشئ لا أدری ما هو فنظرت إلی فاطمة تبکی، ثم أقبل إلی رسول الله ﷺ فحدثنی و لاعبنی، ثم أقبل عليها فلاعبها و ناجاها بشئ، فنظرتُ إلی فاطمة وإذا هی تضحك فقام رسول الله ﷺ فخرج، فقلت لفاطمة ما الذی ناجاك به رسول الله ﷺ قالت: ليس کلاماً أسرّ إلی رسول الله ﷺ ما أخبرك به قلت: أذکرك الله و الرحم: قالت: أخبرنی أنه مقبوض قد حضر أجله، فبکيتُ لفراق رسول الله ﷺ، ثم أقبل إلی فناجانی أنی أوّل من لحق به من أهل بيته

فضحکت للقاء رسول الله ﷺ

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گھر میں تھی، ہم آپس میں مزاح کر رہے تھے۔ اتنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے اُن کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پیچھے بٹھالیا اور کچھ سرگوشی فرمائی۔ مجھے اس کا علم نہیں کہ کیا سرگوشی تھی۔ پھر میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی طرف دیکھا تو وہ رو رہی تھیں، پھر رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے، مجھ سے بات چیت کی۔ پھر اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن سے مزاح فرمایا اور سرگوشی کی۔ میں نے دیکھا کہ فاطمہ ہنس رہی ہیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ اٹھ کر باہر تشریف لے گئے تو میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا: آپ سے رسول اللہ ﷺ نے کیا سرگوشی فرمائی؟ وہ بولیں: جو بات آپؐ نے مجھے چپکے سے بتائی، میں آپ کو نہیں بتاؤں گی۔ میں نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ اور قرابت داری کا واسطہ دیتی ہوں۔ وہ بولیں: آپ ﷺ نے مجھے اپنی وفات کا بتایا کہ آپؐ کا وقت آ پہنچا ہے۔ پس میں آپؐ کی جدائی پر رو پڑی،

آپؐ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے چپکے سے بتایا کہ اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ ﷺ سے ملوں گی۔ تو میں آپؐ کی ملاقات کی (آس میں) ہنس پڑی۔

حوالہ جات:

طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۰، رقم: ۱۰۳۵

فصل: ۲۱

فاطمة سلام الله علیها شجنة من النبی ﷺ

سیدہ سلام اللہ علیھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شجر رسالت کی شاخ ثمر بار

حدیث ۵۹

عن المسور قال: قال رسول الله ﷺ: فاطمة شجنة منی یبسطنی ما بسطها ویقبضنی ما قبضها

ترجمہ: حضرت مسورؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہؓ میری شاخ ثمر بار ہے، اس کی خوشی مجھے خوش کرتی ہے اور اُس کی پریشانی مجھے پریشان کر دیتی ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ احمد بن حنبل، المسند ۴: ۳۳۲

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۵، رقم: ۱۳۴۷

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۸، رقم: ۴۷۳۴

۴۔ شیبانی الآحاد والمثانی، ۵: ۳۶۲، رقم: ۲۹۵۶

۵۔ طبرانی المعجم الکبیر، ۲۰: ۲۵، رقم: ۳۰۔

۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۵، رقم: ۱۰۱۴

۷۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۲۰۳) میں کہاہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیاہے، اورام بکر بنت مسور پر جرح کی گئی نہ کسی نے اُسے ثقہ قرار دیا، جبکہ اس کے بقیہ رجال کو ثقہ قرار دیا گیاہے۔

۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء ۲: ۱۳۲

حدیث ۶۰

عن ابن عباس رضی الله عنهما رفعه أنا شجرةٌ، و فاطمةُ حَمْلُها، و علی لقاحها، و الحسن و الحسین، ثمرتها، و المُحِبُّونَ أهل البیت و رقها، من الجَنَّة حقاً حقاً

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں درخت ہوں، فاطمہؑ اُس کی ٹہنی ہے، علیؑ اُس کا شگوفہ اور حسنؑ و حسینؑ اُس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اُس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۱: ۵۲، رقم: ۱۳۵

۲۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف: ۹۹

فصل: ۲۲

شهادة النبی ﷺ لِعفة فاطمة سلام الله علیها و عرضها

عصمت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گواہ........خود محمد مصطفی ﷺ

حدیث ۶۱

عن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة أحصنت فرجها، فحرم الله ذریتها علی النار

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہؑ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کی اولاد پر آگ حرام کر دی ہے

حوالہ جات:

۱۔ بزار، المسند، ۵: ۲۲۳، رقم: ۱۸۲۹ ۔ ۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۵، رقم: ۴۷۲۶

۳۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۴: ۱۸۸

۴۔ ذہبی نے اسے میزان الاعتدال فی نقد الرجال (۵: ۲۶۱) میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مرفوع قرار دیا ہے۔

۵ - مناوی، فیض القدیر ۲: ۴۶۲

حدیث ۶۲

عن عبد الله، قال: قال رسول الله ﷺ: إن فاطمة حصنت فرجها وإن الله أدخلها بإحصان فرجها وذريتها الجنة

ترجمہ: حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہؓ نے اپنی عصمت اور پاک دامنی کی ایسی حفاظت کی ہے کہ اللہ تعالی نے اُس کی عصمت مطہرہ کے طفیل اُسے اور اُس کی اولاد کو جنت میں داخل فرما دیا۔

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۱، رقم: ۲۶۲۵ ۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۰۲

۳۔ مناوی، فیض القدیر ۲: ۴۶۳

فصل:۲۳

أمر الله النبی ﷺ بتزویج فاطمة سلام الله علیها من علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ

حضرت علیؓ سے سیدہ سلام اللہ علیہا کے نکاح کا حکم خود باری تعالیٰ نے دیا

حدیث ۶۳

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنهما، عن رسول الله ﷺ، قال: إن الله أمرنی أن أزوج فاطمة من علی

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہؑ کا نکاح علیؓ سے کردوں۔

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۵۶، رقم: ۱۰۳۰۵۔

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۷، رقم: ۱۰۲۰

۳۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۲۰۴) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۴۔ حلبی، الکشف الحثیث، ۱: ۱۷۴

۵۔ ہندی، کنزالعمال، رقم: ۳۲۸۹۱، ۳۲۹۲۹

۶۔ ہندی، کنزاعمال ۱۳: ۶۸۱، ۶۸۲، رقم: ۳۷۷۵۳

۷۔ ابن جوزی نے تذکرۃ الخواص (ص: ۲۷۶) میں حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۸۔ حسینی نے البیان والتعریف (۱: ۱۷۴، رقم: ۴۵۵) میں کہا ہے کہ اسے ابن عساکر اور خطیب بغدادی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۹۔ مناوی، فیض القدیر، ۲: ۲۱۵

حدیث ٦٤

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : يا أنس أتدری ما جاءنی به جبريل من صاحب العرش ﷻ قال: إن الله أمرنی

أن أزوج فاطمة من علی

ترجمہ: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے انس! کیا تم جانتے ہو کہ جبرئیل میرے پاس صاحب عرش کا کیا پیغام لائے ہیں؟ پھر فرمایا: اللہ تعالٰی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہؑ کا نکاح علیؑ سے کر دوں۔

حوالہ جات:

ا - حسینی نے البیان والتعریف (۲:۳۰۱)، رقم: ۱۸۰۳) میں کہا ہے کہ اسے قزوینی، خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کیا ہے۔

۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۷۱

فصل: ۲۴

حفل زفاف فاطمة سلام الله عليها في الملأ الأعلى و مشاركة أربعين ألف ملك فيه

سیدہ سلام اللہ علیہا کا ملاء اعلیٰ میں نکاح، اور چالیس ہزار ملائکہ کی شرکت

حدیث ٦٥

عن أنس رضي الله عنه قال: بينما رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و فی المسجد، إذ قال صلى الله عليه وآله وسلم لعلی هذا جبريل يخبرنی أن الله زوجك فاطمة و أشهد علی تزويجك أربعين ألف ملك و أوحی إلی شجرة طوبی أن انثری عليهم الدر و الياقوت فنثرت عليهم الدر و الياقوت، فابتدرت إليه الحور العين يلتقطن من أطباق الدر و الياقوت، فهم يتها دونه بينهم إلی يوم القيامة

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے: "رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ حضرت علیؓ سے فرمایا: یہ جبرئیل ہے جو مجھے یہ بتارہا ہے کہ اللہ تعالی نے فاطمہؓ سے تمہاری شادی کردی ہے اور تمہارے نکاح پر چالیس ہزار فرشتوں کو گواہ کے طور پر مجلس نکاح میں شریک کیا گیا، اور شجرہائے طوبی سے فرمایا: ان پر موتی اور یاقوت نچھاور کرو۔ پھر دلکش آنکھوں والی حوریں اُن موتیوں اور یاقوتوں سے تھال بھرنے لگیں، جنہیں (تقریب نکاح میں شرکت کرنے والے) فرشتے قیامت تک ایک دوسرے کو بطور تحفہ دیں گے۔

حوالہ جات:

۱۔ محب طبری نے الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ (۳: ۱۴۶)، میں کہا ہے کہ اسے ملاء نے السیرۃ میں روایت کیا ہے۔

۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربی : ۷۲

حدیث ٦٦

عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أتانی ملك، فقال: یا محمد! إن الله تعالی یقرأ علیك السلام و یقول لك إنی قد زوجت فاطمة ابنتك من علی بن أبی طالب فی الملأ الأعلی، فزَوِّجُها منه فی الأرض

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتے نے آکر کہا: اے محمد! اللہ تعالی نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: ''میں نے آپ کی بیٹی فاطمہؓ کا نکاح ملاء اعلیٰ میں علی بن ابی طالبؓ سے کر دیا ہے، پس آپ زمین پر بھی فاطمہؓ کا نکاح علیؓ سے کر دیں۔

حوالہ جات:

محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذَوِیِ القربٰی : ۷۲

فصل:۲۵

دعاء النبی ﷺ لفاطمة سلام الله علیها و ذُرِّیتها

سیدہ سلام اللہ علیہا اور آپ کی نسل مبارک کے حق میں حضور ﷺ نے دعائے برکت کی

حدیث ٦٧

عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ، قال دعا رسول الله ﷺ لفاطمة اللهم! إني أعيذها بك و ذريّتها من الشيطان الرجيم

ترجمہ: حضرت انس بن مالک نے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے خصوصی دعا فرمائی: باری تعالیٰ! میں (اپنی) اس (بیٹی) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

حوالہ جات:

۱۔ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۹۴، ۳۹۵، رقم: ۶۹۴۴ ۲۔طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۹، رقم: ۱۰۲۱

۳۔احمد بن حنبل نے فضائل الصحابہ (۲): ۶۲۷، رقم: (۱۳۴۲)، میں یہ حدیث حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

۴۔ ہیثمی، موارد الظمآن: ۵۴۹-۵۵۱، رقم: ۲۲۲۵

۵۔ابن جوزی نے تذکرۃ الخواص (ص:۲۷۷) میں مختصراً روایت کیا ہے۔

٦۔محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوي القربیٰ: ٦٧

حدیث ٦٨

عن بريدة رضی اللہ عنہ، قال: فلما كان ليلة النباء، قال: يا علي رضی اللہ عنہ لا تحدث شيئا حتى تلقاني، فدعا النبي ﷺ بماء فتوضأ منه ثم أفرغه على علي، فقال: اللهم بارك فيهما و بارك عليهما و بارك لهما في شبلهما ـ وفي رواية عنه وبارك لهما في نسلهما

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کی شادی کی رات حضرت علیؓ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا۔ پھر آپؐ نے پانی منگوایا، اُس سے وضو کیا، پھر حضرت علیؓ پر پانی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے حق میں برکت اور ان دونوں پر برکت نازل فرما اور ان دونوں کے لئے ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔

حضرت بریدہؓ سے ہی مروی ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: ان دونوں کے لئے ان کی نسل میں بھی برکت مقدر فرمادے۔

حوالہ جات:

۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۲: ۶۷، رقم: ۱۰۰۸۸

۲۔ نسائی، عمل الیوم واللیلہ: ۲۵۳، رقم: ۲۵۸

۳۔ رویانی المسند، ۱: ۷۷، رقم: ۳۵

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲: ۲۰، رقم: ۱۱۵۳

۵۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۷

۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۲۱

۷۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۲۰۹) میں کہا ہے کہ اسے بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ان کے رجال عبد الکریم بن سلیط کے رجال ہیں، جنہیں ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

۸۔ عسقلانی نے الاصابہ فی تمیز الصحابہ (۸: ۵۷) میں کہا ہے کہ اسے دولابی نے سند جیّد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۹۔ دولابی، الذریۃ الطاھرہ: ۶۵، رقم: ۹۴

۱۰۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذَوِی القربیٰ: ۴۷

۱۱۔ مزی نے تہذیب الکمال (۱۷: ۶۷) میں یہ روایت ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسے نسائی نے "الیوم واللیلہ" میں روایت کیا ہے۔

فصل:۲۶

لم یُؤذن لعلی بزواج ثانٍ فی حیاۃ فاطمۃ الزھراء سلام اللہ علیھا

سیدہ سلام اللہ علیہا کی حیات میں حضرت علیؓ کو دوسری شادی کی اجازت نہ تھی

حدیث ۶۹

أن المسور بن مخرمة حدثه أنه سمع رسول الله ﷺ على المنبر وهو يقول: إن بني هشام بن المغيرة استأذنوني أن يُنكحوا ابنتهم علي بن أبي طالب فلا آذن لهم، ثم لا آذن لهم، ثم لا آذن لهم وقال ﷺ: فإنما ابنتي بضعة مني، يريبُني ما رابها ويؤذيني ما آذاها

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہؓ نے یہ بات سنائی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا علی سے رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے، میں ان کو اجازت نہیں دیتا، پھر میں ان کو اجازت نہیں دیتا، پھر میں ان کو اجازت نہیں دیتا۔ اور حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی (فاطمہؓ) میری جان کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ مسلم، الصحیح ۴: ۱۹۰۲، رقم: ۲۴۴۹۔
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۹۸، رقم: ۳۸۶۷
۳۔ ابوداؤد، السنن، ۲: ۲۲۶، رقم: ۲۰۷۱۔
۴۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۶۴۳، رقم: ۱۹۹۸
۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۱۴۷، رقم: ۸۵۱۸۔
۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۳۲۸
۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۵۶، رقم: ۱۳۲۸
۸۔ ابو عوانہ، المسند، ۳: ۶۹، ۷۰، رقم: ۴۲۳۱
۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۳۰۷۔
۱۰۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۸۸
۱۱۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ ۳: ۱۸۴
۱۲۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷: ۳۲۵۔
۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوۃ ۲: ۷
۱۴۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذَوِی القربیٰ: ۷۹، ۸۰

۱۵۔ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۱۷
۱۶۔شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ: ۲۷۴

فصل: ۲۷

ورّث النبی ﷺ أوصافه لإبناء فاطمة الزهرا سلام الله علیها

اُولادِ فاطمہ سلام اللہ علیھم ..... وارثانِ اوصافِ مصطفٰی ﷺ

حدیث ۷۰

عن فاطمة بنت رسول الله ﷺ أنها أتت بالحسن و الحسین إلی رسول الله ﷺ فی شکواه الذی توفی فیه، فقالت: یا رسول الله ﷺ! هذان ابناك فورثهما شیئا فقال: أما الحسن فله هیبتی و سؤددی و اما حسین فله جراتی وجودی

ترجمہ: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا بنت رسول اللہ یہ بیان کرتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض وصال میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں، انہیں کسی چیز کا وارث بنادیں۔ آپ ؐ نے فرمایا: حسنؓ کے لئے میری ہیبت (رعب) اور سرداری ہے، جبکہ حسینؓ کے لے میری جرات اور سخاوت ہے۔

حوالہ جات:

۱۔طبرانی، المعجم الکبیر ۲۲: ۴۲۳، رقم: ۱۰۴۱
۲۔طبرانی نے المعجم الاوسط (۶: ۲۲۲، ۲۲۳، رقم: ۶۲۴۵) میں اس حدیث کو حضرت ابو رافعؓ سے روایت کیا ہے۔
۳۔شیبانی، الآحاد والمثانی، ۱: ۲۹۹، رقم: ۴۰۸
۴۔شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۷۰، رقم: ۲۹۷۱
۵۔ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۸۵) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، جبکہ میں ان کے راویوں کو نہیں جانتا۔

۶۔ عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ۷: ۶۷۴ ۷۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب ۲: ۲۹۹

۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۶: ۴۰۰ ۹۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۷، رقم: ۳۴۲۷۲

فصل: ۲۸

ذُرية فاطمة سلام الله عليها ذُرية النبى صلى الله عليه وآله وسلم

اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہم ...... ذریت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث ۱۷

عن فاطمة الزهراء رضى الله عنها، قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: كل بنى أمّ يَنتَمُون إلى عصبة إلا ولد فاطمة، فأنا وَلِيُّهُم و أنا عصبتهم

ترجمہ: حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے۔ پس میں ہی اُن کا ولی ہوں اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۲ ۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۳، رقم: ۱۰۴۲

۳۔ ابو یعلی، المسند، ۱۲: ۱۰۹، رقم: ۶۷۴۱

۴۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۲۶۴، رقم: ۴۷۸۷

۵۔ خطیب بغدادی کی تاریخ بغداد (۱۱: ۲۸۵) میں بیان کردہ روایت میں وَلِيُّهُم کی بجائے اَبُوهُم (اُن کا باپ) کے الفاظ ہیں۔

۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد ۴: ۲۲۴ ۷۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۲، ۱۷۳

۸۔مزی، تہذیب الکمال، ۱۹: ۴۸۳

۹۔ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۱۶، رقم: ۳۴۲۶۶

۱۰۔سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف ۱۲۹

۱۱۔صنعانی، سبل السلام، ۴ : ۹۹

۱۲۔ مناوی، فیض القدیر، ۵: ۱۷

۱۳ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس، ۲: ۱۵۷، رقم: ۱۹۶۸

حدیث ۷۲

عن عمر رضی اللہ عنہ، قال: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: کل بنی أنثی فإن عصبتھم لأبیھم ما خلا ولد فاطمة، فإنی أنا عصبتھم و أنا أبوھم

ترجمہ: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کی اولاد کا نسب اپنے باپ کی طرف سے ہوتا ہے سوائے اولاد فاطمہؓ کے، کہ میں ہی اُن کا نسب ہوں اور میں ہی اُن کا باپ ہوں۔

حوالہ جات:

۱۔طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، رقم: ۲۶۳۱

۲۔احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۶۲۶، رقم: ۱۰۷۰

۳۔ہیثمی، مجمع الزوائد ۴: ۲۲۴

۴۔ہیثمی، مجمع الزوائد، ۶: ۳۰۱

۵۔سخاوی نے استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف (ص: ۱۲۷) میں طبرانی کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے، اور اس کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

۶۔حسینی البیان والتعریف، ۲: ۱۴۴، رقم: ۱۳۱۴

۷۔شوکانی، نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار، ۶: ۱۳۹

۸۔مناوی، فیض القدیر، ۵: ۱۷

حدیث ۷۳

عن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: لکل بنی أم عصبة ینتمون إلیهم إلا ابنی فاطمة فأنا ولیهما و عصبتهما

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنھما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہؓ کے بیٹوں کے، کہ میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن

کا نسب ہوں۔

حوالہ جات:

۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۹، رقم: ۴۷۷۰

۲۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف: ۱۳۰

فصل: ۲۹

ینقطع کل نسب و سبب یوم القیامة إلا نسب فاطمة سلام الله علیها و سببها

روز محشر نسب فاطمہ سلام اللہ علیہا کے سوا ہر نسب منقطع ہو جائے گا

حدیث ۷۴

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ: إنی سمعت رسول الله ﷺ یقول: کل نسب و سبب ینقطع یوم القیامة إلا ما کان من سببی و نسبی

ترجمہ: حضرت عمر بن خطابؓ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے نسب اور رشتہ کے سوا قیامت کے دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔

حوالہ جات:

۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۵۳، رقم: ۴۶۸۴

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۶۲۵، ۶۲۶، رقم: ۱۰۶۹، ۱۰۷۰

۳۔ احمد بن حنبل نے فضائل الصحابہ (۲: ۷۵۸، رقم: ۱۳۳۳) میں یہ حدیث مسور بن مخرمہ سے بھی روایت کی ہے۔

۴۔ بزار، المسند، ۱: ۳۹۷، رقم ۲۷۴

۵۔ طبرانی المعجم الکبیر، ۳: ۴۴، ۴۵، رقم: ۲۶۳۳، ۲۶۳۴

۶۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۵: ۳۷۶، رقم: ۵۶۰۶

۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۳۵۷، رقم: ۶۶۰۹

۸۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۳: ۲۵۵، رقم: ۴۷۵۵

۹۔ مقدسی الاحادیث المختارہ، ۱: ۱۹۸، رقم: ۱۰۲

۱۰۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۱۷۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے "الاوسط اور الکبیر" میں روایت کیا ہے، اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۱۔ عبدالرزاق، المصنف، ۶: ۱۶۳، ۱۶۴، رقم: ۱۰۳۵۴

۱۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۶۳، ۶۴، ۱۱۴

۱۳۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۸: ۴۶۳

۱۴۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ: ۱۱۵، ۱۱۶

۱۵۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ۷: ۳۱۴

۱۶۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۶: ۱۸۲

۱۷۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۲۵۶

۱۸۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف: ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۹

۱۹۔ حسینی، البیان والتعریف، ۱: ۲۰۵، رقم: ۱۳۱۶

حدیث ۷۵

عن عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: کل نسب و صہر منقطع یوم القیامۃ إلا نسبی و صہری

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہر نسب و تعلق منقطع ہو جائے گا سوائے میرے نسب اور تعلق کے۔

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۵۷، رقم: ۴۱۳۲

۲۔ طبرانی نے المعجم الکبیر (۱۱: ۲۴۳، رقم: ۱۱۶۲۱) میں اس مفہوم کی روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے لی ہے۔

۳۔ طبرانی نے المعجم الکبیر (۲۰: ۲۷، رقم: ۳۳)' میں حضرت مسور بن مخرمہؓ سے مروی حدیث بھی بیان کی ہے۔

۴۔ خلال نے السنہ (۲: ۴۳۳، ۶۵۵) میں مسور بن مخرمہ سے مروی حدیث کی اسناد کو حسن قرار دیا ہے۔

۵۔ خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد (۱۰، ۲۷۱)" میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے۔

۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۷

۷۔ عسقلانی، تلخیص الحبیر، ۳: ۱۴۳، رقم: ۱۴۷۷

حدیث ۷۶

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: کل سبب و نسب منقطع یوم القیامۃ

إلا سببی و نسبی

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے رشتہ اور نسب کے سوا قیامت کے دن ہر رشتہ اور نسب منقطع ہو جائے گا۔

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۲۴۳، رقم: ۱۱۶۲۱

۲۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹: ۱۷۳) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۰: ۲۷۱

۴۔ سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ وذوی الشرف ۱۳۳

فصل: ۳۰

إنها أول أهل النبی ﷺ لحوقاً به بعد وفاته

وصال مصطفی ﷺ کے بعد سب سے پہلے سیدہ سلام اللہ علیہا ہی آپؐ سے ملیں

حدیث ۷۷

عن عائشة رضی الله عنها قالت دعا النبی ﷺ فاطمة ابنته فی شَکْواهُ التی قُبِضَ فیها فسارَها بشیٔ فبکت ثم دعاها فسارَها فضحکت قالت فسألتها عن ذلك فقالت: سارَنی النبی ﷺ فأخبرنی أنه یُقبَضُ فی وجَعِه الذی تُوُفِّیَ فیه، فبکیتُ، ثم سارنی فأخبرنی أنّی أوّلُ أهل بیته أتبعه، فضحکت

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اپنے مرض وصال میں بلایا، پھر سرگوشی کے انداز میں اُن سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، پھر نزدیک بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں اُن سے پوچھا تو انہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ اسی مرض میں میری وفات ہو جائے گی تو میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ ان کے گھر والوں میں سب سے پہلی میں ہوں جو آپؐ کے پیچھے آپؐ سے جاملوں گی، تو میں ہنس پڑی۔

حوالہ جات:

۱۔ بخاری الصحیح ۳: ۱۳۲۷، ۱۳۶۱، رقم: ۳۴۲۷، ۳۵۱۱

۲۔ بخاری الصحیح ۴: ۱۶۱۲، رقم: ۴۱۷۰

۳۔ مسلم الصحیح ۴: ۱۹۰۴، رقم: ۲۴۵۰

۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۹۵، رقم: ۸۳۶۶

۵۔ نسائی، فضائل الصحابہ ۷۷، رقم: ۲۶۲

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۴۰، ۲۸۲

۷۔احمد بن حنبل، نے "المسند (۶:۲۸۳) "میں یہی حدیث جعفر بن عمرو بن امیہ سے بھی روایت کی ہے۔

۸۔احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ ۲: ۷۵۴، رقم: ۱۳۲۲

۹۔ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۴۰۴، رقم: ۶۹۵۴

۱۰۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۸۸، رقم: ۳۲۲۷۰

۱۱۔ابو یعلی، المسند، ۱۲: ۱۲۲، رقم: ۶۷۵۵

۱۲۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ، ۳: ۱۸۲

۱۳۔طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۲۱، رقم: ۱۰۳۷۔

۱۴۔ابن سعد، الطبقات الکبریٰ ۲: ۲۴۷

۱۵۔ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۲: ۱۳۱

حدیث ۷۸

عن عائشة رضی الله عنها، عن فاطمة رضی الله عنها: أن النبی ﷺ قال لها: أنتِ أوّلُ أهلی لُحُوقا بی،

فضحکت لذالك

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: میرے اہل بیت میں سے (میرے وصال کے بعد) تم سب سے پہلے مجھے ملو گی، تو میں اس خوشی پر ہنس پڑی۔

حوالہ جات:

۱۔بن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۲۶۹، رقم: ۳۵۹۸۰

۲۔شیبانی، الآحاد والمثانی ۵: ۳۵۷، ۳۵۸، رقم: ۲۹۴۲- ۲۹۴۵

حدیث ۷۹

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله ﷺ لفاطمة رضی الله عنها: أنت أول أهلی لحوقا بی

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے آپ مجھے سے ملیں گی۔

حوالہ جات:

۱۔احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ ۲: ۷۶۴، رقم: ۱۳۴۵

۲۔احمد بن حنبل نے العلل ومعرفۃ الرجال (۲:۴۰۸) ، رقم: ۲۸۲۸) میں جعفر بن عمر بن امیہ سے بھی روایت کی ہے۔

۳۔ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیا، ۲: ۴۰

حدیث ۸۰

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، قال لما نزلت ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ دعا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فاطمة، فقال: قد نعيت إلى نفسي فبكت فقال لا تبكي، فإنك أول أهلي لاحق بي فضحكت فرآها بعض أزواج النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فقلن يا فاطمة رأيناك بكيت ثم ضحكت قالت إنه أخبرني أنه قد نعيت إليه نفسه فبكيت، فقال لي: لا تبكي، فإنك أول أهلي لاحق بي فضحكت

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب آیت (جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچے) نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا: میری وفات کی خبر آگئی ہے۔ وہ رو پڑیں۔ آپؐ نے فرمایا: مت رو، بے شک آپ میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے آملیں گی؟ تو وہ ہنس پڑیں، اس بات کو آپؐ کی بعض بیویوں نے بھی دیکھا۔ اُنہوں نے کہا: فاطمہؓ! (کیا ماجرا ہے، ہم نے آپ کو پہلے روتے اور پھر ہنستے ہوئے دیکھا؟ وہ بولیں: حضور ﷺ نے مجھے بتایا: میری وفات کا وقت آپہنچا ہے۔ (اس پر) میں رو پڑی، پھر آپؐ نے فرمایا: مت رو، آپ میرے خاندان میں سے سب سے پہلے مجھے ملنے والی ہیں، تو میں ہنس پڑی۔

حوالہ جات:

۱۔دارمی، السنن، ۱: ۵۱، رقم: ۷۹

۲۔ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم ۴: ۵۶۱

فصل: ۳۱

إنها علمت بوفاتها

سیدہ سلام اللہ علیہا کا اپنے وصال سے باخبر ہونا ہے

حدیث ۸۱

عن أم سلمى أم سلمى رضى الله عنها قالت اشتكت فاطمة شكواها التى قبضت فيه فكنت أمرضها فاصبحت يوما كامثل ما رأيتها فى شكواها، تلك قالت وخرج على لبعض حاجته فقالت: يا أمه اسكبى لى غسلا فسكبت لها غسلا فاغتسلت كاحسن ما رأيتها تغتسل ثم قالت يا أمه اعطينى ثيابى الجدد، فاعطيتها فلبستها، ثم: قالت يا أمه قدمى لى فراشى وسط البيت، ففعلت واضطجعت واستقبلت القبلة وجعلت يدها تحت خدها، ثم قالت: يا أمه! انى مقبوضة الآن وقد تطهرت، فلا يكشفنى أحد فقبضت مكانها قالت: فجاء علیؑ فاخبرته

ترجمہ: حضرت اُم سلمیٰ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنی مرض موت میں مبتلا ہوئیں تو میں اُن کی تیمارداری کرتی تھی۔ مرض کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح اُن کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علیؓ کسی کام سے باہر گئے۔ سیدہؓ نے کہا: اماں! میرے غسل کرنے کے لئے پانی لائیں۔ میں پانی لائی، آپ نے، جہاں تک میں نے دیکھا، بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ کی گئیں۔ ہاتھ مبارک رخسار مبارک کے نیچے کر لیا۔ پھر فرمایا: اماں جی! اب میری وفات ہو گی، میں پاک ہو چکی ہوں، لہذا کوئی مجھے عریاں نہ کرے۔ پس اُسی جگہ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ہو گئی۔

ام سلمیٰؓ کہتی ہیں: پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو میں نے انہیں سیدہ کے وصال کی اطلاع دی۔

حوالہ جات:

۱۔ احمد بن حنبل، ۶: ۴۶۱، ۴۶۲۔

۲۔ ابن اثیر، أسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۱

۳۔ احمد بن مقبل فضائل الصحابہ، ۲: ۶۲۹، ۷۲۵، رقم: ۱۰۷۴، ۱۲۴۳

۴۔ دولابی، الذریۃ الطاہرہ ۱۱۳

۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۱۱

۶۔زیلعی نصب الرایہ،۲: ۲۵۰۔ ۷۔محب طبری،ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ : ۱۰۳

فصل: ۳۲

غَضَ أهل الجمع أبصارها عند مرور فاطمة الزهراء سلام الله عليها يوم القيامة إكراماً لها

روز قیامت سیدہ سلام اللہ علیھا کی آمد پر سب اہل محشر نگاہیں جھکالیں گے

حدیث ۸۲

عن علی رضی اللہ عنہ قال: سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: إذا كان يوم القيامة نادى مناد من وراء الحجاب يا أهل الجمع غضوا أبصاركم عن فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتى تمر

ترجمہ: حضرت علی، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک نداء دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہل محشر! اپنی نگاہیں جھکالو تاکہ فاطمہؑ بنت محمد مصطفیٰ گزر جائیں۔

حوالہ جات:

۱۔حاکم، المستدرک،۳:۱۶۶، رقم:۴۷۲۸ -۲ ۲۔محب طبری،ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذَوِي القربیٰ : ۹۴

۳۔ابن اثیر،اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ،۷: ۲۲۰ ۴۔ عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس ۱:۱۰۱، رقم:۲۶۳

حدیث ۸۳

عن علی رضی اللہ عنہ، قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إذا كان يوم القيامة، قيل: يا أهل الجمع غضوا أبصاركم لتمر فاطمة بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتمر وعليها ريطتان خضراوان قال أبو مسلم قال لی قلابة وكان معنا عبد الحميد أنه قال: حمراوان

ترجمہ: حضرت علیؓ نے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو کہا جائے گا: اے اہل محشر! اپنی نگاہیں جھکالو تاکہ اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹی فاطمۃ الزہراءؓ گزر جائیں۔ پس وہ دو سبز چادروں میں لپٹی ہوئی گزر جائیں گی۔

ابو مسلم نے کہا: مجھے قلابہ نے کہا، اور ہمارے ساتھ عبد الحمید بھی تھا، کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا: (سیدہ سلام اللہ علیہا) دو سرخ چادروں (میں لپٹی ہوئی گزر جائیں گی)۔

حوالہ جات:

۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۵، رقم: ۴۷۵۷

۲۔ حمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۲: ۷۶۳، رقم: ۱۳۴۴

۳۔ طبرانی المعجم الکبیر، ۱: ۱۰۸، رقم: ۱۸۰۔

۴۔ طبرانی المعجم الکبیر، ۲۲: ۴۰۰، رقم: ۹۹۹

۵۔ طبرانی، المعجم الاوسط ۳: ۳۵، رقم: ۲۳۸۶

۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۱۲

حدیث ۸۴

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال النبی ﷺ ینادی منادیوم ام القیامة: غضوا أبصارکم تمر

فاطمة بنت محمد النبی ﷺ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روز قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اپنی نگاہیں جھکالو تاکہ فاطمہ بنت مصطفیٰ ﷺ گزر جائیں۔

حوالہ جات:

۱۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۸: ۱۴۲

۲۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ : ۹۴

حدیث ۸۵

عن أبی هریرةؓ....... مرفوعا ......إذا کان یوم القیامة نادی مناد من بطنان العرش یا أهل الجمع نکسوا رؤسکم و غضوا أبصارکم حتی تجوز فاطمة إلی الجنة

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ روز قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک نداد ینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکالو اور اپنی نگاہیں نیچی کرلو تاکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی طرف گزر جائیں۔

حوالہ جات:

۱ - عجلونی، کشف الخفاء ومزیل الالباس ۱:۱۰۱، رقم: ۲۶۳ ۲

۲۔ ہندی، کنزالعمال، ۱۲:۱۰۶، رقم: ۳۴۲۱۱

۳۔ ہندی نے کنزالعمال (۱۲:۱۰۶، رقم: ۳۴۲۱۰)، میں کہاہے کہ اسے ابو بکر نے الغیلانیات میں حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت کیاہے۔

۴۔ خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد (۸:۱۴۱) میں الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔

۵۔ ہیثمی نے 'الصواعق المحرقہ (۲:۵۵۷) میں کہاہے کہ اسے ابو بکر نے الغیلانیات میں روایت کیاہے۔

فصل: ۳۴

منظر مرور فاطمة سلام الله عليها على الصراط مع سبعين ألف جارية من الحور العين

سیدہ سلام اللہ علیھا کا ستر ہزار حوروں کے جھرمٹ میں پل صراط سے گزرنے کا منظر

حديث ٨٦

عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه: إذا كان يوم القيامة نادى مناد من بطنان العرش يا أهل الجمع نكسوا رؤسكم وغُضُّو أبصاركم حتى تَمُرَّ فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وآله وسلم على الصراط، فتَمُرُّو معها سبعون. ألف جارية من الحور العين كالبرق اللامع

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے: روز قیامت عرش کی گہرائیوں سے ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اے محشر والو! اپنے سروں کو جھکالو اور اپنی نگاہیں نیچی کرلو تاکہ فاطمہؑ بنت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پل صراط سے گزر جائیں۔ پس آپ گذر جائیں گی اور آپ کے ساتھ حور عین میں سے چمکتی بجلیوں کی طرح ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔

حوالہ جات:

۱۔ محب طبری نے ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوي القربٰی (ص: ۹۴) میں کہا ہے کہ اسے حافظ ابو سعید نقاش نے فوائد العراقیین، میں روایت کیا ہے۔

۲۔ ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۱۰۵، ۱۰۶، رقم: ۳۴۲۰۹، ۳۴۲۱۰

۳۔ ابن جوزی نے تذکرۃ الخواص (ص: ۲۷۹) میں ذرا مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

۴۔ ہیتمی نے الصواعق المحرقہ (۲: ۵۵۷) میں کہا ہے کہ اسے ابو بکر نے الغیلانیات میں روایت کیا ہے۔

۵۔ مناوی، فیض القدیر، ۱: ۴۲۰، ۴۲۹

حدیث ۸۷

عن علی صلى الله عليه وآله وسلم، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: تحشر ابنتی فاطمة یوم القیامة وعلیها حلة الکرامة قد عجنت بماء الحیوان، فتنظر إلیها الخلائق فیتعجبون منها، ثم تُکسی حُلة من حُلل الجنة (تشتمل) علی ألف حلة مکتوب (علیها) بخط أخضر: أدخِلوا بنة محمد صلى الله عليه وآله وسلم الجنة علی أحسن صورة و أکمل هیبة و أتم کرامة و أوفر حظ فتُزَف إلی الجنة کالعروس حولها سبعون من ألف جاریة

ترجمہ: سیدنا علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہؑ قیامت کے دن اس طرح اُٹھے گی کہ اُس پر عزت کا جوڑا ہو گا، جسے آب حیات سے دھویا گیا ہے۔ ساری مخلوق اُسے دیکھ کر دنگ رہ جائے گی، پھر اُسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا، جس کا ہر حلہ ہزار حلوں پر مشتمل ہو گا۔ ہر ایک پر سبز خط سے لکھا ہو گا: محمد مصطفی ﷺ کی بیٹی کو احسن صورت، اکمل ہیبت، تمام تر کرامت اور وافر تر عزت کے ساتھ جنت میں لے جاؤ۔ پس آپ کو دلہن کی طرح سجا کر ستر

ہزار حوروں کے جھرمٹ میں جنت کی طرف لایا جائے گا۔

حوالہ جات:

محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذَوِي القربٰی: ۹۵

فصل: ۳۴

تُحمل فاطمة سلام الله علیها علی ناقة النبی صلى الله عليه وآله وسلم یوم القیامة

روز قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا حضور ﷺ کی سواری پر بیٹھیں گی

حدیث ۸۸

عن علی بن أبی طالب رضي الله عنه، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: إذا کان یوم القیامة حملت علی البراق و حملت فاطمة علی ناقة العضباء

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہؓ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔

حوالہ جات

ا۔ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۰: ۳۵۳

حدیث ۸۹

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: تبعث الأنبياء يوم القيامة على الدواب ليوافوا بالمؤمنين من قومهم المحشر، ويبعث صالح على ناقته وأبعث على البراق خطوها عند أقصى طرفها وتبعث فاطمة أمامي

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ یہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیائے کرام قیامت کے دن اپنی اپنی سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی قوم میں سے ایمان والوں کے ساتھ میدان محشر میں تشریف لائیں گے، اور صالح (علیہ السلام) اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے (مخصوص سواری) براق پر لایا جائے گا، جس کا قدم اُس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے فاطمہؓ ہو گی۔

حوالہ جات:

حاکم نے المستدرک (۳: ۱۶۶، رقم: ۴۷۲۷) میں کہا ہے کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث ۹۰

عن بريدة رضي الله عنه، قال معاذ بن جبل: يا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وأنت على العضباء؟ قال: أنا على البراق يخصني الله به من بين الأنبياء، وفاطمة ابنتي على العضباء

ترجمہ: حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ روز قیامت اپنی اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر گزریں گے؟ آپؐ نے فرمایا: میں اُس براق پر سوار ہوں گا جو نبیوں میں خصوصی طور پر صرف مجھے عطا ہو گا، (مگر) میری بیٹی فاطمہؑ میری سواری عضباء پر ہو گی۔

حوالہ جات:

۱۔ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۰: ۳۵۲، ۳۵۳

۲۔ ہندی نے کنز العمال (۱۱: ۴۹۹، رقم: ۳۲۳۴۰) میں کہا ہے کہ اسے ابو نعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

فصل: ۳۵

فاطمة سلام الله عليها علاقة لميزان الآخرة

سیدہ سلام اللہ علیہا اُخروی ترازو کا دستہ ہیں

حدیث ۹۱

عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: أنا ميزان العلم و علي، كفتاه و الحسن و الحسين خيوطه و فاطمة علاقته، و الأئمة من بعدي عموده يوزن به أعمال المحبين لنا و المبغضين لنا

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی ﷺ نے فرمایا: میں علم کا ترازو ہوں، علیؑ اُس کا پلڑا ہے، حسنؑ اور حسینؑ اُس کی رسیاں ہیں، فاطمہ اُس کا دستہ ہے، اور میرے بعد ائمہ اطہار (اُس ترازو کی) عمودی سلاخ ہیں، جس کے ذریعے ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں اور بغض رکھنے والوں کے اعمال تولے جائیں گے۔

حوالہ جات

۱۔ دیلمی، الفردوس بماثور الخطاب، ۱: ۴۴، رقم: ۱۰۷

۲۔ عجلونی نے کشف الخفاء ومزیل الالباس (۱:۲۳۶) میں کہا ہے کہ دیلمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت بیان کی ہے۔

فصل: ۳۶

أول من یدخل الجنة مع النبی ﷺ فاطمة سلام اللہ علیها و زوجها و ابناها

سیدہ سلام اللہ علیہا اور اُن کا گھرانہ حضور ﷺ کے ساتھ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا ہے

حدیث ۹۲

عن علی رضی اللہ عنہ، قال: أخبرنی رسول اللہ ﷺ: أن أول من یدخُلُ الجنة أنا و فاطمة والحسن والحسین قلت یا رسول اللہ ﷺ فمحبونا قال: من ورائكم

ترجمہ: حضرت علیؑ نے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے بتایا: (میرے ساتھ) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں،، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہونگے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔

حوالہ جات:

۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۶۴، رقم: ۴۷۲۳

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۱۷۳

۳۔ ہندی، کنز العمال، ۱۴: ۹۸، رقم: ۳۴۱۶۶

۴۔ ہیتمی نے الصواعق المحرقۃ (۲:۴۴۸) میں کہا ہے کہ اسے ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۵۔ محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ: ۲۱۴

حدیث ۹۳

عن أبي هريرةؓ، قال رسول اللهﷺ : أول شخص يدخل الجنة فاطمة

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرمﷺ نے فرمایا: جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی ہستی فاطمہؑ ہو گی۔

حوالہ جات:

۱۔ذہبی نے "میزان الاعتدال فی نقدالرجال(۴:۳۵۱)" میں کہا ہے کہ اسے ابو صالح موذن نے مناقب فاطمہ میں روایت کیا ہے۔

۲۔عسقلانی نے بھی "لسان المیزان(۴:۱۲)" میں ایسا کہا ہے۔

حدیث ۹۴

عن أبي يزيد المدني، قال: قال رسول اللهﷺ : أول شخص يدخل الجنة فاطمة بنت محمد و مثلها في هذه الأمة مثل مريم في بني اسرائيل

ترجمہ: حضرت ابویزید مدنی سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرمﷺ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والوں میں سب سے پہلے میری بیٹی فاطمہؑ ہو گی، اور (میری) اس اُمت میں وہ ایسی ہیں جیسے بنی اسرائیل میں مریم۔

حوالہ جات:

۱۔قزوینی، التدوین فی أخبار قزوین ۱: ۴۵۷

۲۔ہندی، کنزالعمال، ۱۲: ۱۱۰، رقم: ۳۴۲۳۴

فصل:۳۷

مسکنها یوم القیامة فی قبة بیضاء سقفها عرش الرحمٰن

روز قیامت سیدہ سلام اللہ علیہا کا مسکن عرشِ خداوندی کے نیچے سفید گنبد ہو گا۔

حدیث ۹۵

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إن فاطمة وعليا و الحسن و الحسين فی حظيرة القدس فی قبة بيضاء سقفها عرش الرحمن

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک آخرت میں فاطمہؓ، علیؓ، حسنؓ اور حسینؓ (جنت) الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے، جس کی چھت عرشِ خداوندی ہو گا۔

حوالہ جات:

۱۔ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴: ۶۱ ۲

۲۔ہندی، کنز العمال، ۱۲: ۹۸، رقم: ۳۴۱۶۷

حدیث ۹۶

عن أبی موسى الأشعرى، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أنا وعلی وفاطمة والحسن والحسين يوم القيامة فی قبة تحت العرش

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت میں، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ عرش کے نیچے گنبد میں قیام پذیر ہوں گے۔

حوالہ جات:

۱۔ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۷۴

۲۔زرقانی، شرح المواطا، ۳: ۴۴۳

۳۔عسقلانی، لسان المیزان ۲: ۹۴

فصل:۳۸

إنّ فاطمة سلام الله عليها و زوجها و ابناها و من أحبهم مجتمعون مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مکان واحد یوم القیامة

پنجتن پاک اور اُن کے تمام محب قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے

حدیث ۹۷

عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لفاطمة: إنی وإیاك و هذین و هذا الراقد فی مکان واحد یوم القیامة

ترجمہ: حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: (اے فاطمہ!) میں، آپ اور یہ دونوں (حسنؓ و حسینؓ) اور یہ سونے والا (حضرت علیؓ، کیونکہ اُس وقت آپ سو کر اُٹھے ہی تھے) روزِ قیامت

ایک ہی جگہ ہوں گے۔

حوالہ جات:

۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۰۱۔

۲۔ بزار، المسند، ۳: ۲۹، ۳۰، رقم ۷۷۹

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ ۲: ۶۹۲، رقم: ۱۱۸۳

۴۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۱۶۹، ۱۷۰) میں کہا ہے احمد بن حنبل کی روایت کردہ حدیث کی سند میں قیس بن ربیع کے بارے میں اختلاف ہے، جبکہ بقیہ تمام رجال ثقہ ہیں۔

۵۔ شیبانی، السنہ، ۲: ۵۹۸، رقم: ۱۳۲۲

٦۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۷: ۲۲۰

حدیث ۹۸

عن علی، عن النبی قال: أنا وعلی وفاطمة وحسن وحسین مجتمعون و من أحبنا یوم القیامة نأکل ونشرب حتی یفرق بین العباد

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ و حسینؓ اور ہمارے محبین سب روز قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے۔ قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہو گا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر

دیئے جائیں گے۔

حوالہ جات:

ا۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۱۷۴) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور میں اس کے راویوں کو نہیں جانتا۔

۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۱، رقم: ۲۶۲۳

فصل: ۳۹

قالت أم المؤمنین عائشة رضی الله عنها.......سُوْرَۃُ فاطمة سلام الله علیها أفضل الناس بعد أبیها

فرمان حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا.....بعد از مصطفیٰ ﷺ افضل ترین ہستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں

حدیث ۹۹

عن عائشة رضی الله عنها قالت: ما رأیت أفضل من فاطمة رضی الله عنها غیر أبیها

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل اُن کے بابا ﷺ کے علاوہ کسی شخص کو نہیں پایا۔

حوالہ جات:

۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۱۳۷، رقم: ۲۷۲۱

۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۹: ۲۰۱) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں۔

۳۔ شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہؓ : ۲۷۷، رقم:

حدیث ۱۰۰

عن عمرو بن دینار، قال قالت عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا: ما رأیت أحدا قط أصدق من فاطمة غیر أبیها

ترجمہ: عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے باباﷺ کے سوا میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ سچا کائنات میں کوئی نہیں دیکھا۔

حوالہ جات:

۱۔ ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ۲: ۴۱، ۴۲

فصل: ۴۰

قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ.......سُوْرَۃُ فاطمة سلام اللہ علیها أحب الناس بعد أبیها

فرمان فاروق اعظمؓ.......بعد از مصطفیٰﷺ محبوب ترین ہستی سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا ہیں

حدیث ۱۰۱

عن عمر رضی اللہ عنہ أنه دخل علی فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فقال: یا فاطمة واللہ ما رأیت أحدا أحب إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منك واللہ! ما کان أحد من الناس بعد أبیك صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أحب إلی منكِ

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب نے بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنھا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو رسول اللہﷺ کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا۔ اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے بھی کوئی اور آپ سے زیادہ محبوب نہیں سوائے آپ کے باباﷺ کے۔

حوالہ جات:

ا۔ حاکم،المستدرک،۳: ۱٦۸،رقم:۴۷۳٦ ۔

۲۔ابن ابی شیبہ،المصنف،۷: ۴۳۲،رقم:۳۷۰۴۵

۳۔ شیبانی،الآحاد والمثانی،۵:۳٦۰،رقم: ۲۹۵۲

۴۔احمد بن حنبل،فضائل الصحابہ،ا: ۳٦۴،رقم:۵۳۲

۵۔خطیب بغدادی،تاریخ بغداد،۴ : ۴۰۱

مآخذومراجع

ا۔القرآن الحکیم

۲۔ آلوسی، محمود بن عبداللہ حسینی(۱۲۱۷ — ۱۲۷۰ھ-۱۸۰۲- ۱۸۵۴)-روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، لبنان: داراحیاءالتراث العربی۔

۳۔ابن ابی شیبہ،ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی(۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۴-۸۴۹ء)المصنف-ریاض سعودی عرب: مکتبۃالرشد۱۴۰۹ھ۔

۴۔ابن اثیر،ابوالحسن علی بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری(۵۵۵-٦۳۰ھ/۱۱٦۰-۱۲۳۳)-أسد الغابہ فی معرفۃالصحابہ۔بیروت،لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۵۔ابن بشکوال ابو قاسم خلف بن عبدالملک(۴۹۵ھ / ۵۷۸ء) - خوامض الاسماءالمبہۃ الواقعہ فی متون الآحادیث المسندہ-بیروت،لبنان: عالم الکتب،۱۴۰۷ھ۔

٦۔ابن جوزی،ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبیداللہ(۵۱۰-۵۷۹ھ/۱۱۱٦-۱۲۰۱ء) - صفۃ الصفوہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۷۔ابن جوزی،ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبیداللہ(۵۱۰-۵۷۹ھ/۱۱۱٦-۱۲۰۱) ۔تذکرۃ الخواص-بیروت،لبنان:-بیروت لبنان مؤسسۃ اھل البیت،۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۸۔ابن حبان،ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان(۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-۹۶۵ء) الثقات۔بیروت،لبنان:دار الفکر،۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔

۹۔ابن حبان،ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان(۲۷۰-۳۵۴ / ۸۸۴-۹۶۵ء)۔الصحیح-بیروت،لبنان:مؤسسۃ الرسالہ،۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء-

۱۰۔ابن حیان ابو محمد عبداللہ بن محمد بن جعفر الانصاری(۲۷۴ھ/۳۶۹ھ)۔طبقات المحدثین باصبھان۔بیروت، لبنان:مؤسسۃالرسالۃ،۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء

۱۱۔ابن راہویہ،ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ(۱۶۱-۲۳۷ھ/۷۷۸-۸۵۱ء) - المسند -مدینہ منورہ،سعودی عرب مکتبہ الایمان،۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۲۔ابن سعد،ابو عبداللہ محمد(۱۶۸-۲۳۰ھ/۷۸۴-۸۵۴ء)- الطبقات الکبریٰ۔بیروت،لبنان:دار بیروت للطباعۃ والنشر،۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۱۳۔ابن عبدالبر،ابو عمر یوسف بن عبداللہ بن محمد(۳۶۸-۴۶۳ھ/۹۷۹-۱۰۷۱ء)۔الاستیعاب فی معرفۃالاصحاب- بیروت،لبنان:دارالجیل،۱۴۱۲ھ۔

۱۴۔ابن عساکر،ابو قاسم علی بن حسن بن ہبتہ اللہ بن عبداللہ بن حسین دمشقی(۴۹۹-۵۷۱ھ/۱۱۰۵-۱۱۶۷ء)-تاریخ دمشق الکبیر(تاریخ ابن عساکر)۔بیروت،لبنان:داراحیاءالتراث العربی،۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۱۵۔ابن قانع،ابوالحسین عبدالباقی بن قانع(۲۶۵ھ/۳۵۱ھ) معجم الصحابۃ-المدینہ المنورۃ،سعودی عرب: مکتبۃالغرباءالأثریۃ،۱۴۱۸ھ۔

۱۶۔ابن قدامہ ابو محمد عبداللہ بن احمد مقدسی(م ۶۲۰ھ)-المغنی فی فقہ الامام احمد بن حنبل الشیبانی بیروت،لبنان:دار الفکر،۱۴۰۵ھ۔

۱۷۔ابن کثیر،ابوالفداءاسماعیل بن عمر(۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)-البدایہ والنھایہ-بیروت،لبنان:دارالفکر، ۱۴۱۹/ ۱۹۹۸ء۔

۱۸۔ابن کثیر،ابوالفداءاسماعیل بن عمر(۷۰۱-۷۷۴ھ/۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔تفسیر القرآن العظیم۔بیروت،لبنان:دار المعرفہ،۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۹۔ابن ماجہ،ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی(۲۰۹-۲۷۳ھ/۸۲۴-۸۸۷ء)۔السنن-بیروت،لبنان:دارالکتب العلمیہ،۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء-

۲۰۔ابوداؤد،سلیمان بن اشعث سجستانی(۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء) ۔السنن-بیروت،لبنان:دارالفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲۱۔ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری(۲۳۰-۳۱۶ھ/۸۵۴-۹۲۸ء)المسند بیروت لبنان: دارالمعرفہ ۱۹۹۸ء۔

۲۲۔ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی(۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸) - حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء۔بیروت،لبنان:دارالکتاب العربی،۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۲۳۔ابویعلی،احمد بن علی بن مثنی بن یحیی بن عیسیٰ بن بلال موصلی تمیمی(۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء) -المسند-دمشق،شام:دارالمأمون للتراث،۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۲۴۔احمد بن حنبل،ابوعبداللہ بن محمد(۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔فضائل الصحابہ۔بیروت،لبنان:مؤسسۃ الرسالہ۔

۲۵۔احمد بن حنبل،ابوعبداللہ بن محمد(۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء) - المسند-بیروت،لبنان المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء۔

۲۶۔احمد بن حنبل،ابوعبداللہ بن محمد(۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)- العلل ومعرفۃ الرجال بیروت،لبنان:المکتب الاسلامی،۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۲۷۔اندلسی،عمر بن علی بن احمد الوادیاشی(۷۲۳-۸۰۴ھ) تحفۃ المحتاج إلی ادلۃ المحتاج- مکہ مکرمہ،سعودی عرب: دار حراء،۱۴۰۶ھ۔

۲۸۔ بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ / ۸۱۰-۸۷۰ء)- الادب المفرد- بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ / ۱۹۸۹ء۔

۲۹۔ بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ / ۸۱۰-۸۷۰ء) التاریخ الکبیر بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۰۔ بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۶۵ھ / ۸۱۰-۸۷۰ء) الصحیح، بیروت، لبنان+ دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء۔

۳۱۔ بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ / ۸۱۰-۸۷۰ء) الکنیٰ ، بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۳۲۔ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰-۲۹۲ھ / ۸۲۵-۹۰۵ء) - المسند- بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۳۳۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ / ۹۹۴-۱۰۶۶ء) - دلائل النبوہ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ ، ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء۔

۳۴۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ / ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۴ء۔

۳۵۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ / ۹۹۴-۱۰۶۶ء) - شعب الایمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ ، ۱۴۱۰ھ / ۱۹۹۰ء۔

۳۶۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسی (۳۸۴-۴۵۸ھ / ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ الاعتقاد، بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۳۷۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ / ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۳۸۔ جرجانی، ابوالقاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ/ ۳۴۵ھ) - تاریخ جرجان۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۳۹۔ حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۰۔ حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔البیان والتعریف بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ

۴۱۔ حکیم ترمذی، ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (۱) ۔نوادر الاصول فی احادیث الرسول ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

(۱) حکیم ترندی ۱۳۱۸ ھ/ ۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔

۴۲۔ حلبی، ابراہیم بن محمد بن سبط ابن العجمی ابوالوفا الطرابلسی (۷۵۳ھ/۸۴۱ء) - الکشف الحثیث۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب+مکتبۃ النہضۃ العربیۃ، ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء۔

۴۳۔ حمیدی، ابوبکر عبداللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ+ قاہرہ، مصر: مکتبہ المتنبی۔

۴۴۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء) تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۴۵۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ موضح أوھام الجمع والتفریق بیروت، لبنان: دار المعرفہ ۱۴۰۷ھ۔

۴۶۔ خلال ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون بن یزید، (۲۳۴ — ۳۱۱ھ) - السنہ۔ ریاض سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ۔

۴۷۔ دار قطنی، ابوالحسن علی بن عمر (۳۰۶ھ/ ۳۸۵ھ)- مؤالات حمزۃ۔ الریاض سعودی عرب مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۴۸۔ دارمی، ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/ ۷۹۷-۸۶۹ء)۔السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۴۹۔ دولابی، الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد(۲۲۴-۳۱۰ھ)-الذریۃ الطاہرہ النبویہ۔ کویت: الدار السلفیۃ ۔۱۴۰۷۔

۵۰۔ دیلمی ابو شجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی(۴۴۵-۵۰۹ھ/۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ الفردوس بمأثور الخطاب- بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ ۱۹۸۶ء۔

۵۱۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد(۶۷۳ — ۷۴۸ھ) - سیر اعلام النبلاء بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۵۲۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد(۶۷۳ — ۷۴۸ھ) ۔ معجم المحدثین۔ طائف، سعودی عرب: مکتبۃ الصدیق، ۱۴۰۸ھ۔

۵۳۔ ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد(۶۷۳ — ۷۴۸ھ) - میزان الاعتدال فی نقد الرجال بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۵۴۔ رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون(م ۳۰۷ھ) - المسند- قاھرہ مصر مؤسسہ قرطبہ ۱۴۱۶ء۔

۵۵۔ زرقانی، ابو عبداللہ محمد بن عبدالباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی(۱۰۵۵-۱۱۲۲ھ/۱۶۴۵-۱۷۱۰ء)- شرح الموطا- بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۱ھ۔

۵۶۔ زیلعی، ابو محمد عبداللہ بن یوسف حنفی(م ۷۶۲ھ)- نصب الرایۃ لأحادیث الہدایہ مصر: دار الحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

۵۷- زید بغدادی، ابو اسماعیل، حماد بن اسحاق بن اسماعیل(م ۲۶۷ھ)- ترکتہ النبی ﷺ والسبل التی وجہا فیہا- ۱۴۰۴ھ۔

۵۸ - سخاوی، شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن(۸۳۱ھ/۹۰۲ء) - استجلاب ارتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول ﷺ و ذوی الشرف- بیروت، لبنان: دار المدینہ، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۵۹۔ سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان(۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء) - الخصائص الکبریٰ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

٦٠۔ سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)-الدرالمنشور فی التفسیر بالماثور۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ۔

٦١۔ شبلنجی، شیخ مؤمن بن حسن مؤمن (١٢٥٢ھ/١٨٣٦ء)-نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ﷺ-بیروت، لبنان: دارالجیل، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٩ء۔

٦٢۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣ -١٢٥٠ھ / ١٧٦٠-١٨٣٤ء)-فتح القدیر مصر: مطبع مصطفی البابی الحلبی و اولادہ، ١٣٨٣ھ/١٩٦٤ء۔

٦٣ - شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣ -١٢٥٠ھ / ١٧٦٠-١٨٣٤ء)۔ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار-بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٢اگ/١٩٨٢ء۔

٦٤۔ شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣ -١٢٥٠ھ / ١٧٦٠-١٨٣٤ء) درالسحابہ فی مناقب القرابۃ والصحابہ دمشق: دارالفکر، ١٤٩٤ھ/١٩٨٤ء۔

٦٥ - شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦-٢٨٧ھ/٨٢٢-٩٠٠ء) - الآحاد والمثانی۔ ریاض سعودی عرب: دارالرایہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٦٦۔ شیبانی، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/٨٢٢-٩٠٠ء) - السنہ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٦٧ - صنعانی، محمد بن اسماعیل (٧٧٣-٨٥٢ھ) - سبل السلام شرح بلوغ المرام-بیروت لبنان: داراحیاء التراث العربی، ١٣٧٩ھ۔

٦٨۔ صیداوی، محمد بن أحمد بن جمیع، ابوالحسین (٣٠٥-٤٠٢) معجم الشیوخ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤٠٥ھ۔

٦٩ ۔ طبرانی سلیمان بن احمد (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧١ء) -ا لمعجم الاوسط-ریاض، سعودی عرب مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

۷۰۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء) المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۷۱۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء) المعجم الکبیر-موصل عراق: مطبعۃ الزھراء الحدیثہ۔

۷۲۔ طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء) المعجم الکبیر، قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۷۳۔ طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴-۳۱۰ھ/ ۸۳۹-۹۲۳ء)۔ جامع البیان فی تفسیر القرآن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء۔

۷۴۔ طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹-۳۲۱ھ/۸۵۳-۹۳۳ء)۔ شرح معانی الآثار-بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۷۵۔ طیالسی، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳-۲۰۴ھ/۷۵۱-۸۱۹ء) - المسند-بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۷۶۔ عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م۲۴۹ھ/۸۶۳ء) - المسند- قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۷۷۔ عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ/۷۴۴-۸۲۶ء) المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۷۸۔ عجلونی، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷-۱۱۶۲ھ/۱۶۷۶-۱۷۴۹ء)۔ کشف الخفاء ومزیل الالباس۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ ۱۴۰۵ھ۔

۷۹۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)-الاصابہ فی تمییز الصحابہ-بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۲ء۔

۸۰۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء) - تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری-بیروت لبنان: المکتب الاسلامی+عمان +اردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

۸۱۔ عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء) تلخیص الحبیر-مدینہ منورہ، سعودی عرب: ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء۔

۸۲ - عسقلانی،احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی(۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)تہذیب التہذیب -بیروت،لبنان،دارالفکر،۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء

۸۳۔عسقلانی،احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی(۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء) - لسان المیزان- بیروت،لبنان،موسستہ الاعلمی للمطبوعات ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۸۴۔عسقلانی،احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی(۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء) - فتح الباری۔ لاہور،پاکستان:دار نشر الکتب الاسلامیہ،۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۸۵ ۔ قرطبّی،ابوعبداللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحییٰ اُموی(۲۸۴-۳۸۰/۸۹۷-۹۹۰ء) ۔الجامع لاحکام القرآن- بیروت،لبنان:داراحیاءالتراث العربی۔

۸۶۔قزوینی عبدالکریم بن محمد الرافعی التدوین فی أخبار قزوین۔بیروت،لبنان:دارالکتب العالمیۃ،۱۹۸۷ء۔

۸۷۔قیسرانی،محمد بن طاہر بن القیسرانی(۴۴۸ھ/۵۰۷ء) ۔تذکرۃ الحفاظ۔الریاض،سعودی عرب:دارالصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

۸۸۔محاملی،ابوعبداللہ حسین بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن سعید بن ابان ضبی (۲۲۳-۳۳۰ھ/۸۴۹-۹۴۱ء) الامالی-عمان+اُردن+الدمام:المکتبۃ الاسلامیہ +دارابن القیم،۱۴۱۲ھ۔

۸۹۔محب طبری،ابوجعفر احمد بن عبداللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم(۶۱۵-۶۹۴ھ/۱۲۱۸-۱۲۹۵ء)ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذَوِی القربیٰ۔جدہ،سعودی عرب:مکتبۃ الصحابہ،۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۵ء۔

۹۰۔مزی،ابوالحجاج یوسف بن زکی عبدالرحمٰن بن یوسف بن عبدالملک بن یوسف بن علی(۶۵۴-۷۴۲ھ/۱۲۵۶-۱۳۴۱ء)-تہذیب الکمال۔بیروت،لبنان:مؤسسۃ الرسالہ،۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء۔

۹۱۔ مسلم،ابن الحجاج قشیری(۲۰۶-۲۶۱ھ/۸۲۱-۸۷۵ء) - الصحیح۔بیروت،لبنان:داراحیاءالتراث العربی۔

۹۲۔ مقدسی،محمد بن عبدالواحد حنبلی(م ۶۴۳ھ) - الاحادیث المختارہ۔مکہ مکرمہ،سعودی عرب مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ،۱۴۱۰ھ / ۱۹۹۰ء۔

۹۳۔ مقری، ابو بکر محمد بن ابراہیم (۲۸۵ھ/۳۸۱ھ) — الرخصہ فی تقبیل الید-ریاض سعودی عرب: دارالعاصمہ / ۱۴۰۸ھ۔

۹۴۔ مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/۱۵۴۵-۱۶۲۱ء) - فیض القدیر شرح الجامع الصغیر- مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۹۵۔ منذری، ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/۱۱۸۵-۱۲۵۸ء) - الترغیب والترہیب۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۹۶۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۹۷۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء-

۹۸۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء) فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ-

۹۹۔ نسائی، احمد بن شعیب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء) عمل الیوم واللیلہ۔ بیروت، : لبنان مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۰۰۔ نووی ابوزکریا یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)- تہذیب الاسماء واللغات۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ -

۱۰۱۔ ہیتمی، ابوالعباس احمد بن محمد بن محمد بن علی ابن حجر (م ۹۷۳ھ)-الصوائق المحرقۃ علی أہل الرفض والضلال والزندقۃ- بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۹۹۷ء۔

۱۰۲۔ ہیثمی، نورالدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء) مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دارالریان للتراث+بیروت، لبنان: دارالکتاب-العربي، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۰۳۔ ہیثمی، نورالدین ابوالحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان۔بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۱۰۴۔ ہندی، علاؤالدین علی المتقی بن حسام الدین (م ۹۷۵ھ)۔ کنزالعمال فی سنن الافعال والاقوال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء۔